صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 06 اپریل 2021ء بمطابق 22 شعبان المعظم 1442 ہجری بعد از دوپہر تین بجے منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمۡ وَلَا تَکُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِہٖ وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا وَّاِیَّایَ فَاتَّقُوۡنِ ۝ وَلَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَکۡتُمُوا الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ ۝ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝ وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ۙ ۝ الَّذِیۡنَ یَظُنُّوۡنَ اَنَّہُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّہِمۡ وَاَنَّہُمۡ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔

(ترجمہ): اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اس پر ایمان لاؤ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی، لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو نہ بیچ ڈالو اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کے لیے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟۔ صبر اور نماز سے مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔ مگر ان فرماں بردار بندوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔

و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave applications': جناب ہشام انعام اللہ خان آج کے لئے؛ جناب شاہ فیصل خان ایم پی اے 6 اور 7 اپریل کے لئے؛ میر کلام خان صاحب ایم پی اے 6 اپریل کے لئے؛ عبدالکریم خان صاحب سپیشل اسسٹنٹ 6 اپریل کے لئے؛ محترمہ سمیرہ بی بی آج کے لئے؛ محترمہ ثومی فلک ناز صاحبہ آج کے لئے؛ سراج الدین صاحب آج کے لئے؛ حاجی فضل الہیٰ صاحب آج کے لئے؛ محمد نعیم خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ حاجی انور حیات خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے؛ جناب افتخار مشوانی صاحب آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب آج کے لئے؛ سردار رنجیت سنگھ صاحب آج کے لئے؛ جناب اکرم خان درانی صاحب آج کے لئے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب آج کے لئے؛ منور خان صاحب آج کے لئے، چار دن کے لئے 6th to 9th؛ بلاول آفریدی صاحب آج کے لئے؛ سید فخر جہاں صاحب آج کے لئے؛ جمشید مہمند خان آج کے لئے؛ محترمہ رابعہ بصری صاحبہ آج کے لئے؛ مفتی عبیدالرحمان صاحب آج کے لئے؛ محترمہ مدیحہ صاحبہ آج کے لئے؛ عارف احمد زئی صاحب آج کے لئے؛ عاقب اللہ خان صاحب آج کے لئے؛ جناب محمود احمد بیٹنی صاحب آج کے لئے؛ آصف خان صاحب آج کے لئے؛ مولانا لطف الرحمان صاحب آج کے لئے؛

Is this the desire of the House the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

(Interruption)

Mr. Speaker: Just a moment.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Mr. Speaker: Item No. 03, 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub-rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members in order of priority to form a 'Panel of Chairmen' for the current session:

1. Mr. Muhammad Idrees Khan;
2. Ms: Asiya Asad;
3. Mr. Aghaz Ikramullah Khan Gandapur;
4. Maulana Lutf-ur-Rehman.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 04, 'Committee on Petitions': In pursuance of sub-rule (1) of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a 'Committee on Petitions' comprising the following Members under the chairmanship of Mr. Mehmood Jan, honourable Deputy Speaker:

1. Ms: Asiya Asad;
2. Mr. Arshad Ayub Khan;
3. Mr. Abbass-u-Rehman;
4. Mr. Wajid Ullah Khan;
5. Mr. Sher Azam Khan;
6. Mr. Waqar Ahmad Khan.

اور I would like to request all of you because the Covid is at its peak جو صورتحال ہے پوری دنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کی بھی آپ کے سامنے ہے So, I will request to all the honourable Members and the people, officials sitting in the galleries کہ برائے مہربانی Mask سب استعمال کریں، Social distance کو Observe کریں اور Shake hand یا Hug کرنے سے اجتناب کریں تاکہ اس، Because ہم اس august House کے ممبرز ہیں تو لوگ ہمیں اور یہ ہمارا لائیو چل رہا ہوتا ہے اجلاس تو لوگ ہمیں دیکھتے ہیں اور اگر ہم خود ایس اوپیز پہ عمل نہیں کریں گے تو ہم لوگوں کے لئے کوئی زیادہ بہتر مثال قائم نہیں کر سکیں گے۔ ہاں، اصل میں یہ ہم نے، گیلریز ہم نے ممبران کے لئے مختص کی ہیں جو ان میں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن وہ بھی بہت قریب ہیں سارے، چلیں Next session پہ دیکھتے ہیں باقی گیٹ کے اوپر سینیٹائزر موجود ہیں، تمام آنریبل ممبرز سینیٹائزر کو Use کریں، Mask کا Full time استعمال رکھیں اور Hug کرنے سے اور Shake hand کرنے سے اجتناب کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میں دیتا ہوں ٹائم، تھوڑا سا مجھے، تھوڑا سا بزنس کرنے دیں، پھر اس کے بعد فارغ ٹائم ہے ساری چیزیں کریں گے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: کرتے ہیں، آج تو اتنا کام ہی نہیں ہے، دو منٹ مجھے دے دیں بس۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motion': Miss Sobia Shahid MPA, to please move her privilege motion No. 130 in the House. Miss Sobia Shahid Sahiba.

مائیک کھولیں ثوبیہ صاحبہ کا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں نے دسمبر 2020 کے اوائل میں ڈی سی پشاور میں قائم ڈسٹرکٹ قانونگو میں تعینات مسمی عمران جو پٹواری کی آسامی پر تعینات ہے، کسی ضروری کام کے سلسلے میں رابطہ کیا جس پر مذکورہ پٹواری کا رویہ ناقابل برداشت تھا اور اس نے مجھ سے غلط بیانی سے کام لیا۔ بعدازاں میں نے کئی مرتبہ مسمی عمران پٹواری سے رابطہ کیا مگر موصوف نے میری کال کا نہ صرف جواب دیا بلکہ واپسی رابطہ بھی نہیں کیا۔ لہذا اس سے نہ صرف میرا بلکہ میرے پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): میڈم نے جس طرح بات کی، انہوں نے تو پریولج موشن پیش کیا ہے ان کا حق ہے پیش کرنا بھی چاہیئے، کمیٹی میں بھی آنا چاہیئے لیکن جو Minister respond کرے گا، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ تو کمیٹی کو یہ ریفر کر دیتے ہیں، کمیٹی کی جب پھر ڈائریکشن آتی ہے، ان کی جو ریکویسٹ آتی ہے، اس پر سر، پھر Implementations نہیں ہوتی، تو میری اپنی رائے ہے کہ اس پریولج کا کوئی فائدہ نہیں ہے، اس لئے کہ ہم ایک کمیٹی کو چیز بھیج دیتے ہیں تو اس میں ڈیپارٹمنٹ کا آنریبل منسٹر صاحب اس پر ایکشن نہیں لیتے تو پھر اس کا فائدہ کیا ہوا جی؟ میری اس دفعہ آپ سے ریکویسٹ ہے کہ جو آنریبل منسٹرز ہیں، ان کو اس پر Implementation کرنی چاہیئے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب! آپ برائے مہربانی جو بھی، آپ کی جو بڑی Important committee ہے پریولج، اس کی رپورٹ آپ ہاؤس میں لے آیا کریں اور ہاؤس کے تھرو پھر اس کے اوپر Implementation ہو گی۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جو بھی آپ کی رپورٹ ہے، You bring it into the House and table it here and then پھر ہم یہاں سے ہاؤس کی اس پر جائے گی یہاں سے۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھیک شوہ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔ جی لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): جناب سپیکر! آنریبل ایم پی اے صاحبہ نے جو بات کی ہے وہ تو پریویلج موشن کی ہے ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس میں، میں ہاؤس کے اور آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہوں گا کہ بورڈ آف ریونیو کے اسسٹنٹ سیکرٹری نے ڈی سی کو مارک کیا اس کیس کو، ڈی سی نے اس کی انکوائری کی ہے اور اس نے The matter was inquired and come to the notice that the no call was received to the answer from the MPA، اس کا وہ کہتے ہیں کہ کوئی کال نہیں ہوئی، یہ اس نے کیا ہے سر، اس کے بعد پھر اس کے بعد دوبارہ ہم نے اس کو بھیجا تو اس کے بعد یہ دوبارہ آئی ہے کہ کسی قسم کی کوئی ایسی بات ہوئی نہیں ہے اور دوسری یہ ہے کہ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہمیں ڈپٹی کمشنر کہتے ہیں ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ڈپٹی کمشنر کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا کچھ نہیں۔ پھر اس کے بعد یہ لکھتا ہے جی، جس پٹواری کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ فدوی کے ساتھ ثوبیہ خان نے نہ تو کبھی رابطہ کیا نہ ہی ٹیلیفون کال کی ہے، رابطہ نہ ہونے کی صورت میں فدوی کی طرف سے کس طرح ناقابل برداشت رویہ پیش آیا؟ مذکورہ شکایت بالکل بے بنیاد ہے اور حقیت پر مبنی نہیں ہے۔ اس لئے ہمیشہ تمام افسران اور اہلکار بلکہ عوام سے انتہائی احترام سے پیش آتے ہیں جس کے بارے میں آپ کو بھی بخوبی، یہ ساری رپورٹ ڈی سی کی طرف سے ان کی آگئی ہے اور انہوں نے اس کو فائل کیا ہے کہ بھئی کوئی ایسی بات نہیں ہوئی اور اس ڈی سی صاحب کا یہ حصہ بھی اس کے فائل میں ہے کہ ان کو آنریبل ایم پی اے صاحبہ کی کوئی بات تھی تو میرا آفس، وہاں کیوں مجھے نہیں بتایا، کسی کے پاس آئی نہیں ہے اور پٹواری کی بات کرکے، پٹواری اس کو Deny کرتا ہے کہ میرے پاس نہ آئی ہے نہ کوئی بات ہوئی ہے۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میرے لئے قابل احترام ہیں ہاؤس کے سارے ممبرز، لیکن یہ ہے کہ اس میں وہ کہتے ہیں کہ کبھی کوئی بات ہی نہیں ہوئی تو اس میں یہ مجھے سمجھ نہیں آتی، تو اب جناب، اسے میں آپ کے علم میں لایا۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آنریبل ممبر نے سیشن شروع ہونے سے پہلے بھی تفصیل میں میرے ساتھ بات کی ہے بلکہ آپ بھی وہاں موجود تھے اور ہم نے تو ان کو

مشورہ یہی دیا تھا کہ اس لیول تک یا ممبران کے، میں نہیں سمجھتا جی کہ ہم پٹواری کے لیول تک جاکر تو اس قسم کے پریویلجز کریں لیکن یہ Insist کر رہی تھیں کہ میرے ساتھ جب فون پر بات ہوئی ہے تو میرے ساتھ Abusive language آگے سے استعمال کی گئی ہے۔ تو جناب سپیکر، اس قسم کا رویہ تو Off course ہم کوئی بھی ممبر ادھر اور وہ بھی خصوصی طور پر جو ہماری خاتون ممبر ہیں، ان کے لئے برداشت ہم نہیں کر سکتے تو مجھے تو، حاجی صاحب نے آپ کو جواب دیا ہے لیکن میں تو اپنے ممبر کی بات پر اعتبار کروں گا، کسی پٹواری کی بات پر اعتبار نہیں کروں گا۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ بے شک اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لودھی صاحب! رپورٹ جو ہے۔۔۔۔۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: میں کہتا ہوں کہ رپورٹ جو آئی ہے اس میں بالکل Deny کیا گیا ہے اور ڈی سی نے بھی کہا ہے میں نے انکوائری کی ہے، ڈپٹی کمشنر نے بھی انکوائری کی ہے، سیکرٹری نے کہا ہے کہ ہم نے اس میں انکوائری کی ہے ایسی بات نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں بہتر یہ ہوگا، بہتر یہ ہوگا کہ یہ رپورٹ جو ہے آپ پریولج کمیٹی کو بھیج دیں آپ اور وہاں پر پھر یہ ساری چیزیں ڈسکس ہو جائیں گی So۔۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: جی آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں شوکت یوسفزئی صاحب!

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: میں نے کہا سر، پٹواریوں کی اتنی ہمت کہ وہ اب ممبران کے پیچھے بھی پڑ گئے ہیں یہ تو اس کی تو بالکل ہونی چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! آپ کی بیوروکریسی نے ہم سب لوگوں کو جو ہے نا وہ منجمد کیا ہوا ہے بیوروکریسی جو ہے وہ ہمارا مائی باپ بنا ہوا ہے، بیوروکریسی کے کسی بندے سے بات کرو تو وہ کہتا ہے کہ آپ کون ہو میں بار بار یہی ایجوکیٹ کروانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ We are in 22 grade، ہمارا بلکہ 23 گریڈ ہے یہ بیوروکریسی جس کے لئے ہم قانون بناتے ہیں اور وہ اس کو Implement کرتے ہیں چیف سیکرٹری تک جو ہے وہ 22 گریڈ کا ہوتا ہے ہم 23 گریڈ، سپیشل گریڈ میں ہیں تو ہم یہ پارلیمنٹ جو ہے، یہ اسمبلی جو ہے یہ تو Superior ہے ان تمام بیوروکریسی سے، تو یہ بیوروکریسی کی باتوں پہ نہ آیا کریں جو ایم

پی اے کہہ رہا ہوتا ہے جیسا کہ میں اکبر ایوب صاحب کو داد دیتی ہوں کہ انہوں نے اپنے ایک ایم پی اے کو Protect کیا اور انہوں نے اس کی بات پہ یقین کیا، آپ نہیں سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بیوروکریسی ہمارے ساتھ کون کونسے کھیل کھیلتی ہے تو آپ اپنے ایم پی اے پہ اعتبار کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس تشریف رکھیں۔ The question before the House is that the privilege motion No. 130 may be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Privilege Committee.

(Interruption)

جناب سپیکر: دو منٹ صبر کریں میں دیتا ہوں سب کو ٹائم دوں گا آج تو بڑا ٹائم ہے، ہمارے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے۔

ہنگامی مسودہ قانون (ترمیمی) بابت پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2021 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 09, 'Laying of Ordinance': The honourable Minister for Local Government, to please lay the Peshawar Development Authority (Amendment) Ordinance, 2021 in the House. Honourable Minister for Local Government!

ادھر ریاض خان تھے نا پہلے آپ کریں گے۔ جی اکبر ایوب صاحب!

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Law): Mr. Speaker! I wish to lay the Peshawar Development Authority (Amendment) Ordinance, 2021 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اربن ماس ٹرانزٹ مجریہ 2021 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Honourable Minister for Transport, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 in the House. Ji Minister Sahib!

Mr. Shah Muhammad Khan (Minister Transport & Mass Transit): I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Urban Mass Transit (Amendment) Bill, 2021 in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ (جولائی۔دسمبر 2019) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11, 'Laying of Report': The honourable Minister for Finance, to please lay the report of 1st Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (July-December 2019) in the House. Honourable Minister for Finance, please.
Mr. Taimur Saleem Khan (Minister Finance): Mr. Speaker! I wish to lay the report of 1st Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award (July-December 2019) in the House.
Mr. Speaker: It stands laid. Ji Nighat Orakzai Sahiba.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ۔ میرے بعد جو ہے تو عنایت صاحب کا بھی بہت Important ظاہر ہے کہ ان کا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ آپ ہر موقع پہ تمام ممبران کو ٹائم دیتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، پوائنٹ آف آرڈر وہ ہوتا ہے جو کہ بزنس سے پہلے لیا جائے جو کہ بہت Important ہوتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، جانی خیل میں جو واقعہ ہوا ہے اور جو مذاکرات ہوئے پانچ آٹھ دس دن تک انہوں نے وہ لاشیں رکھیں پھر مذاکرات ہوئے، سی ایم صاحب نے ان مذاکرات کو اور دوسرے منسٹروں نے شاہ محمد صاحب نے اس میں کردار ادا کیا، میرے جو پارلیمانی لیڈر ہیں شیر اعظم خان صاحب، ان کے بیٹے فخر اعظم نے اس میں کردار ادا کیا اور وہ بالآخر تصفیے تک وہ بات چلی گئی اور ان کے مطالبات کو کچھ مانا گیا کچھ پہ کام کر رہے ہیں، میں اس واقعہ کی مذمت کرتی ہوں۔ دوسرا صوابی انٹرچینج پہ جو واقعہ کل پرسوں ہوا ہے کہ آفتاب آفریدی صاحب جو ہیں ان کی اہلیہ اور ان کی بیٹی اور ان کا بچہ اور دو ان کے محافظ، ان کو جناب سپیکر صاحب، چلتی گاڑی میں ایسے ٹارگٹ کیا گیا ہیں کہ جیسے Pre-planned ہے اور وہ Terrorism Court کے جو ہیں تو وہ جج ہیں، جج تھے۔ اللہ ان کی مغفرت کرے جو شہید ہو جاتا ہے، اس کے لئے میرا خیال ہے دعا کی بھی ضرورت نہیں ہوتی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر جو ہے یا ہماری جو یہ

روزانہ کی رپورٹ ہے، میں آپ سے یہ بھی ریکویسٹ کرتی ہوں اس ہاؤس کے توسط سے کہ آپ آئی جی صاحب کو اور ایجنسیوں کو اور خاص طور پہ سپیشل برانچ کو اس کا ماتحت بنائیں اور اس کا اس پہ ان کو سختی سے عملدرآمد کروائیں کہ ہمارا چیف ایگزیکٹیو جو ہے وہ محمود خان ہے، ہمارا سی ایم جو ہے وہ محمود خان ہے، یہ بالکل سیاست سے بالاتر بات ہے لیکن یہ میرے صوبے کی بات ہے کہ تمام رپورٹس سپیشل برانچ کی، ایم آئی کی، آئی ایس آئی کی اور جو بھی ہماری آئی بی کی رپورٹس ہوتی ہیں، وہ آئی جی کو جو روزانہ کے طور پہ ٹیبل پہ رکھتے ہیں، وہ محمود خان صاحب کے پاس بھی جانی چاہیئے تاکہ ان کو پتہ ہو کہ ان کی پولیس کیا کر رہی ہے، ان کا انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کیا کر رہا ہے اور اسی طرح جناب سپیکر صاحب، کوہاٹ میں جو بچی Rape ہوئی ہے چار سال کی بچی، اس کا ابھی تک قاتلوں کا پتہ نہیں چلا۔ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ ڈی آئی جی ان کے گھر پہ جاتا ہے تو ڈی آئی جی کیا کرلے گا، کوئی اس کے باپ کو سرخاب کے پر لگا دے گا، ابھی تک ان کا پتہ نہیں چلا، اسی طرح کے کتنے Rapes ہو چکے ہیں جناب سپیکر صاحب، جب تک ہماری Covers جو ہیں وہ اس پہ نہیں آئیں گی، نہیں بنیں گی اور اس پہ باقاعدہ طور پہ ہم سنجیدہ نہیں ہوں گے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ہے جناب سپیکر صاحب، تو یہ میری درخواست ہے کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اسی طرح وزیرستان میں پانچ لوگوں کو قتل کیا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، کس وجہ سے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ ریاست ہے یا ہم کسی صحرا میں رہ رہے ہیں یا ہم کسی مطلب یوگینڈا کے کسی گاؤں میں رہ رہے ہیں یا ہم افریقہ کے کسی گاؤں میں رہ رہے ہیں کہ جس میں لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ایسی ہے؟ تو میری درخواست آپ سے یہی ہو گی کہ آئی جی صاحب کو بھی کہیں، روزانہ جو ہے یہ بچے کی جو خودکشی ہوئی ہے، اس میں باقاعدہ طور پہ اس کو مطلب وہ کیا جائے کہ ایک بچہ کیسے خودکشی کر سکتا ہے ایک حوالات میں؟ اسی طرح آپ دیکھ لیں مردان میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرونگی کہ جب تک پولیس جوابدہ نہیں ہو گی چیف ایگزیکٹیو کو کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور یہ روزانہ جو ہماری قتل و غارت، دہشتگردی یہ تمام چیزیں جو ہیں ہوتی رہیں گی تو اس پہ میں دعا کی بالکل کسی کو گزارش نہیں کروں گی کہ وہ کریں کیونکہ یہ Already بخشے ہوئے لوگ ہیں لیکن آپ کی نالج میں اور ہاؤس کی نالج میں لانا ضروری تھا۔

Mr. Speaker: Shah Muhammad Wazir Sahib! Respond, please.

آپ نے کہا تھا میں Respond کروں گا۔

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی ظفر اعظم صاحب آپ بھی بات کرلیں اس پہ۔

جناب ظفر اعظم: جس طرح نگہت اور کزئی صاحبہ نے کہا تھا یہاں پر کوہاٹ میں جو واقعہ ہوا ہے یا حیات آباد میں ہمارے ممبر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں حیات آباد کے، وزیر خزانہ بھی ہیں کچھ اور محکمے بھی ان کے پاس ہیں لیکن میں احتجاجاً بات نہیں کرنا چاہتا ہوں کیونکہ سرکاری گیلری میں بندہ تک نہیں ہے جب بندہ نہیں ہو (مداخلت) وہ تو ہے ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ادھر بٹھائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ہم نے اپنی گیلریز میں ایم پی ایز کو جگہ دی ہے Social distancing، آفیسر سارے سامنے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: ویسے پولیس کا کوئی Rep نظر آرہا ہے کیونکہ بات تو پولیس کی ہو رہی ہے، بات تو پولیس کی ہو رہی ہے پولیس کا Rep تو ہے نہیں۔

جناب ظفر اعظم: پولیس کی ہو رہی ہے میں نے اس لئے یہ نوٹ کیا کہ یہ اسمبلی کا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب! ذرا باقی چیز کو روکتے ہیں ظفر اعظم صاحب آپ کی بات کو، آپ ہمیں جواب دیں جی پولیس کا Rep کیوں نہیں ہے یہاں پر؟ کیا پولیس صوبے کے قانون سے بالاتر ہے نیکسٹ سیشن پہ آئی جی صاحب خود حاضر ہوں اس ہاؤس میں، Friday کو پھر یہاں ان سے بات ہو گی۔ جی ظفر اعظم صاحب!

جناب ظفر اعظم: میں مزید کچھ بات نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ ضروری ہے کہ ہاؤس جب In session ہو تو سرکاری آفیسر کم از کم 20 گریڈ تک بندہ ان کا Responsible بندہ ہونا چاہیئے، یہ رولنگ آپ نے کئی دفعہ دی ہے اور اس کرسی کی تو عزت کی لاج رکھتے ہوئے ہم کہتے ہیں میرا تو یہی مطالبہ ہو گا کہ آپ ان کو وارننگ دے دیں، لاسٹ وارننگ دے دیں کہ یہ نہیں ہے کہ پولیس سارے محکموں کا اگر کوئی بندہ نہ ہو تو ان سے پھر باز پرس ہو گی۔ تھینک یو جی۔ حریم شاہ کے بارے میں میں یہ بات ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تین سالہ لڑکی کا قتل ہوا ہے نہ ہمیں پوسٹ مارٹم کی رپورٹ دی جاتی ہے نہ پولیس والے ہمیں معلوت دیتے ہیں۔ تقریباً چار اضلاع اورکزئی، بنگش، خٹک اور آفریدی تینوں اقوام کی تقریباً چار دفعہ میٹنگ ہوئی ہے کوہاٹ میں حماد اعظم صاحب کے گھر پہ تو جناب! ہمیں تو صرف وہ رپورٹ دے دیں کہ اس کا Rape ہوا ہے یا قتل ہوا ہے یا کچھ ہوا ہے یا کیا ہوا ہے، اس کے ساتھ کیا ظلم ہوا ہے؟ بس یہی میری گزارش ہے جی۔

جناب سپیکر: اس کو وائنڈ آپ کرتے ہیں پھر ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں نا جی کون بات کرے گا اس پہ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! دو تین چار چیزیں ایک ساتھ ہوئی ہیں، ایک تو جو جج صاحب کے قتل کے حوالے سے بات ہوئی ہے وہ بعد میں پتہ بھی چلا ان کے بھائی نے کہا ہے کہ ذاتی دشمنی تھی، اس میں کچھ لوگ گرفتار بھی ہیں وہ دعویٰ کیا گیا ہے ان پہ بہر حال اس پہ سب کو افسوس ہے اور اس طرح کے واقعات ہونے نہیں چاہیئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی! آپ کی بات کا جواب آرہا ہے اور آپ اپنی سیٹ پہ تشریف رکھیں۔

وزیر محنت وثقافت: کیونکہ یہ گورنمنٹ کی Responsibility ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک کو تحفظ دے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اس پہ کام ہو بھی رہا ہے۔ دوسری جو انہوں نے بات کی سپیشل برانچ کے حوالے سے، رپورٹس کے حوالے سے، اس پہ بھی کام ہو رہا ہے، کمیٹی بن چکی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ دو تین چار دنوں کے اندر اندر وہ فائنل ہو رہے ہیں، اس میں یہی شق ہم رکھ رہے ہیں کہ سپیشل برانچ بے شک آئی جی کو رپورٹ کریں لیکن وہ چیف منسٹر کو بھی کریں اور جو مطلب Independently کریں اور اس کی جو چیزیں ہیں وہ ہم ٹھیک کر رہے ہیں تاکہ بالکل ان کی بات درست ہے کہ وہ چیف ایگزیکٹیو ہے اور ان کے علم میں ہونا چاہیئے کہ صوبے کے اندر کیا ہو رہا ہے اور کون کیا کر رہا ہے تو وہ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پولیس اصلاحات جو ہو رہی ہیں، اس کے اندر یہ چیز جو ہے وہ Address ہو جائے گی۔ وزیرستان کے حوالے سے انہوں نے بات کی، وہ شہداء پیکج ان کو مل چکا ہے اور ان سب کے ہم مشکور ہیں جس میں اپوزیشن کے لوگ بھی تھے، گورنمنٹ کے بھی تھے، انہوں نے جو کچھ کیا، محنت کی اس میں اور اس محنت کی وجہ سے وہ چیزیں وائنڈ آپ ہوئیں اور ان کو شہداء پیکج مل چکا ہے۔ دوسرا جناب سپیکر، حریم شاہ قتل کیس کے حوالے سے انہوں نے بات کی، ہمارے لئے بڑی تکلیف دہ بات ہے کیونکہ بچیاں ہیں اور یہ پے در پے اس طرح کے واقعات ہوئے ہیں اس صوبے کے اندر، مجھے یاد ہے حویلیاں میں ہوا تھا، مردان میں ہوا، نوشہرہ کے اندر ہوا اور وہ جتنے بھی بچوں کا قتل ہوا وہ سارے کے سارے ملزمان Trace ہو چکے ہیں اور یہ جو سپیشل انہوں نے اس پہ Focus کیا اور آج بھی حریم شاہ کے کیس میں جو چیزیں خفیہ رکھی جا رہی ہیں، وہ اس لئے رکھی جا رہی ہیں تاکہ ملزمان تک پہنچا جا سکے۔ آپ کو پتہ ہو گا کہ جو مردان کا واقعہ ہے تو وہ صرف ایک Blood جو کہ کسی پتے کے اوپر وہ Blood پڑا تھا، وہاں سے انہوں نے Trace کیا، ملزمان تک پہنچے۔ تو میرے خیال سے پولیس کی جو انوسٹی گیشن ہو رہی ہے وہ درست ٹریک پر ہے لیکن اس کو Speedup کرنا چاہیئے اور جس طرح اعظم صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں بتایا جائے تو اگر کہیں اس کی تفتیش میں کوئی رکاوٹ نہ آرہی

ہو،اس میں کوئی مسئلہ نہ آرہاہوں تو بالکل ہم آپ کوانفارم کردیں گے اسمبلی کے اندر ہی لیکن اگر اس میں تھوڑا سااگر کوئی پرابلم آرہاہو تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس پہ زیادہ Stress نہ کیا جائے کیونکہ پولیس کا یہ کہنا ہے کہ کافی حد تک اس میں پیشرفت ہو چکی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ مزید پیشرفت ہو رہی ہے تو چونکہ ماضی میں جتنے بچوں کے ساتھ اس طرح کے واقعات ہوئے، ان تمام ملزمان تک پولیس پہنچ چکی ہے تو اس لئے یہ امید بھی کی جا سکتی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ملزمان تک ہم پہنچ جائیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ہو گئی آپ کی بات نا وقار خان پلیز، پوائنٹ آف آرڈر، پہلے آپ سے پہلے عنایت اللہ صاحب نے مانگا ہوا تھا۔ عنایت اللہ خان! صاحب پوائنٹ آف آرڈر، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر ہے نا؟

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جی میں آپ کا مشکور ہوں۔ میں دو ایشوز ہیں، ان پہ بات کرنا چاہوں گا اور آپ سے اجازت کے لئے چاہوں گا کہ ان دونوں پہ میں نے ریزولیوشنز تیار کی ہوئی ہیں، اگر آپ نے اجازت دی حکومت کے ساتھ میں ڈسکس کروں گا تو آج ویسے بھی فارغ دن ہے اور ریزولیوشنز کا جو اپنا مخصوص دن ہوتا ہے ویسے بھی وہ آتا نہیں ہے، وہ ہمارا شیڈول، کیلنڈر ایسا ایشو ہوتا ہے ہماری اسمبلی کا ایجنڈا کہ وہ جو ریزولیوشنز کا دن ہے وہ گزر جاتا ہے، آج کے دن سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ میں ان دو ایشوز پہ بات کرتا ہوں، اس پہ میں نے یہ ریزولیوشنز ڈرافٹ کی ہوئی ہیں، میں حکومت کے ساتھ جاکے اس کو ڈسکس کرتا ہوں اور پھر میں اجازت چاہوں گا کہ اس کے لئے Rules relax کر کے آج ہی ان کو پاس کر دیا جائے۔ ایک تو سر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رمضان کا مبارک مہینہ جو ہے اس کی آمد ہے اور 13/14 تاریخ میں کسی تاریخ کو رمضان شریف جو ہے وہ اس کی برکتوں سے ہم دوبارہ ان شاء اللہ تعالیٰ مستفید ہوں گے۔ حکومت نے نیا رویت ہلال کمیٹی چیئرمین بھی مقرر کیا ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ان کی جو تقرری ہے، وہ اس پورے ملک کے اندر ایک دن رمضان اور ایک دن عید کا جو لوگوں کی خواب اور خواہش ہے، اللہ کرے کہ وہ پورا ہو اور اس کی تقرری نیک شگون ہو۔ سر! رمضان کے دوران ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ قیمتیں ویسے بھی بڑھی ہیں، Inflation میں ویسے بھی اضافہ ہوا ہے، Inflation double digit میں ہے اور Specially جو خوراک کے Items ہیں، خوراک کے Items جو ہیں Food items، ان کی Inflation جو ہے 70 اور 80 فیصد پر پہنچ گئی ہے، بہت زیادہ اس کے اندر ریکارڈ اضافہ ہوا ہے تو رمضان کے دوران لوگوں کے لئے پھر اس کو Afford کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں ایک لحاظ سے ذخیرہ اندوزی ہے، Holding ہے، ہم اپنے مقدس

مہینوں کا خیال بھی نہیں رکھتے ہیں تو اس لئے ایک تو میں یہ ریزولیوشن پاس کرنا چاہتا ہوں اور وفاقی حکومت سے بھی سفارش کروں گا اور صوبائی حکومت سے بھی کہ رمضان کے دوران حکومت خصوصی اقدامات اٹھائیں اور مہنگائی کو کنٹرول کرے تاکہ ویسے بھی لوگ مہنگائی کے ڈسے ہوئے ہیں، Inflation زیادہ ہے۔ سر، دوسری بات جو ہے وہ بڑی Important میں کرنا چاہتا ہوں، اس پر بھی میں ریزولیوشن لانا چاہتا ہوں، وہ ہے Covid کے حوالے سے ابھی تک، میں ہیلتھ منسٹر کی توجہ چاہوں گا، ہیلتھ منسٹر کی توجہ چاہوں گا کیونکہ یہ بات میں ان کو Address کر رہا ہوں Through the Chair کہ Covid کی جو اس وقت شروع ہے ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان میں ابھی تک ہم One Vaccination million کا فگر بھی Cross نہیں کر پائے ہیں اور جو Vaccination rollout ہے، جو ہماری Vaccination strategy ہے، وہ زیادہ Robust اور Effective نہیں ہے اور دنیا کے اندر جتنے Aggressive طریقے سے ویکسی نیشن ہو رہی ہے مجھے لگتا ہے کہ جس انداز سے ہم چل رہے ہیں تو کئی سال اس میں تمام لوگوں کو Vaccinate کرنے میں لگیں گے اور یہ جو تیسری لہر آئی ہے جس نے Specially ہمارے اس ملک کو Hit کیا ہوا ہے۔ سر، اس وقت جو Situation ہے، وہ یہ ہے کہ Covid ایک New normal بنتا جا رہا ہے اور لگتا ہے لوگ یہ کہتے ہیں، ماہرین کہتے ہیں کہ It will stay for years یعنی یہ کہیں جا نہیں رہا ہے۔ اب ہمارے لئے راستہ ایک ہی ہے کہ ہم اس کے ساتھ ہی جینا سیکھیں، ہمارے سکولز جو ہیں وہ Open ہوں With SOPs، ہمارے بازار اور مارکیٹس اوپن ہوں With SOPs اور ہمارے لئے یہ Important ہے کہ یہ جو ویکسی نیشن ہے، اس کے لئے Proper effective strategy بنا لی جائے اور یہ جو مارکیٹ کے اندر پیسوں سے ویکسین کی Availability ہے یہ ایک ایسا ایشو ہے، ایک ایسی نیشنل ایمرجنسی ہے کہ حکومت ویسے بھی صحت انصاف کارڈ حکومت نے Introduce کر دیا ہے یا صحت انصاف کارڈ کے اندر اس کو شامل کریں کہ لوگوں کو مفت ویکسی نیشن ملے اور یا حکومت Vaccine acquire کرے، بڑے پیمانے پر Vaccine acquire کرے اور یہ جو Fifty years کا Threshold ہے، اس کو نیچے لے آئے کیونکہ Fifty and fifty above ہمارے بہت کم لوگ ہیں، ہماری تو Sixty five percent آبادی Thirty years سے کم ہے اور اگر آپ یہ درمیان والا لیول لیں گے Thirty to forty تو بڑا Segment یہ بنتا ہے، یہ Fifty اور Sixty اور Seventy والا تو بالکل Negligible ہے، وہ بڑا Important ہے لیکن

اس Threshold کو نیچے لانے کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے بھی ایک ریزولیوشن ہم پاس کریں، ظاہر ہے کہ Recommendation ہے مرکزی حکومت کے پاس جائے گی، صوبائی حکومت کی طرف سے جائے گی، صوبائی اسمبلی کی طرف سے جائے گی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک لحاظ سے نیشنل ایمرجنسی ہے اور یہ اب تک ہم جو Strategy اختیار کر رہے ہیں، میں اس پر تنقید نہیں کرنا چاہتا، میں سمجھتا ہوں شاید ان حالات کے اندر یہ درست تھے لیکن جو آگے اب Covid کے حوالے سے چیزیں سامنے آرہی ہیں کہ یہ آئندہ سالوں تک ہمارے ساتھ رہے گی، امریکہ جیسا ملک کہہ رہا ہے کہ ہم ایک سال کے اندر پوری آبادی کو Vaccinate نہیں کر سکیں گے، پھر ویکسین کے بارے میں یہ بات آرہی ہے کہ اس کی Immunity ایک سال تک رہتی ہے اس سے زیادہ نہیں رہتی ہے، خود جب آپ ایک مرتبہ Infect ہو جاتے ہیں تو آپ کی Immunity بھی جلد ختم ہو جاتی ہے، اس پوری صورتحال کے اندر جو ہمارے پاس نقشہ بنتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم SOPs کے ساتھ اپنی زندگی کو جاری رکھیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بات کہ ویکسین کی Availability اور مفت Availability جو ہے وہ یقینی بنائی جائے۔ اس پہ دو ریزولیوشنز میں نے ڈرافٹ کی ہوئی ہیں، آپ اجازت کرتے ہیں تو میں دونوں کو حکومت کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Minister Health! Respond, please.

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ و صحت)</u>: جناب سپیکر، ان کے تحفظات کا اور Observations کا جواب دیتا ہوں۔ میرے خیال میں ویکسین پر میرا ذاتی خیال ہے ڈیبیٹ کر سکتے ہیں But میرے خیال میں ریزولیوشن کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جو ویکسین کی Availability کے Constraints ہیں، وہ ریزولیوشن سے حل نہیں سکتے ہیں۔ پہلے تو جو بات آنریبل اپوزیشن ممبرز نے بالکل صحیح کی، وہ یہ ہے کہ ہمیں Covid کے ساتھ رہنا پڑے گا، Covid سوسائٹی کا حصہ ہے پوری دنیا میں اور مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ آج اگر میں دیکھوں تو ایک آدھ ممبر کے علاوہ جن کو بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ ہم ایک Example جو ہے وہ Set کریں اور سب Mask پہنیں اور وہ اس لئے ہم سب نے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ایک نہیں دو ممبرز آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>وزیر خزانہ و صحت</u>: دونوں کو، اور ایک دو یہاں بھی تھے اور اس کی وجہ یہ ہے اور تھوڑی اس پر اوپن بات کر کے ہم سب نے ان SOPs کے ساتھ جو ہے وہ Flexibility بھی کی ہے، کبھی ہم نے Follow کیئے؟ نہیں Follow کیئے لیکن چونکہ یہ وباء ہے، یہ اوپر جاتی ہے نیچے جاتی ہے تو مختلف ٹائم پر جتنا

Stringently ہمیں Follow کرنا ہے، اس میں فرق ہوتا ہے جو گیلریز میں بھی بیٹھے ہیں میں ریکویسٹ کروں گا کہ کل سے یا آج سے اتنی زیادہ اتنی Space ہے، اگر آپ اپنے آپ کو جو ہے Socially distance کریں جیسے ایم پی ایز نے اتنے اچھے طریقے سے کیا ہے تو یہ بھی بہتر ہو گا، اس اسمبلی کو ہی پہلے ایک Example جو ہے وہ ہونا چاہیئے۔ تو یہ میں سپیکر صاحب، آپ کو ریکویسٹ کروں گا کہ پیچھے گیلریز کو بھی ہدایت دیں کہ Socially distant سے جو ہیں وہ بیٹھیں۔ وباء کے ساتھ تو رہنا ہے اور اسی لئے اس کے باوجود کہ ہماری Positivity خیبر پختونخوا کی تقریباً گیارہ اور تیرہ پرسنٹ کے درمیان چل رہی تھی ہم نے معیشت کو، غربت کو، غربت سے Protection کے لئے ہم نے کھلار کھا ہے جہاں تک ممکن ہے۔ جو Restrictions لگائی ہیں، وہ Minimal ہیں Minimal جن کی ضرورت ہے کہ یہ Peak جو ہے یہ نیچے آئے، پانچ دن مارکیٹس کھلے ہیں آٹھ بجے تک کھلے ہیں، شادیوں پر Restrictions ہیں کیونکہ وہ ایک Super speeder ہے اور بہت تکلیف پہنچتی ہے لیکن سکولز کی Opening پر Restrictions ہیں اور وہ اس لئے ہیں کہ اگر آپ پورے پاکستان کو لے لیں تو سکولز میں تقریباً پانچ سے چھ کروڑ بچے جاتے ہیں حالانکہ بچوں کو خود سے جو ہے وہ Danger کم ہوتا ہے جب چھ کروڑ Carriers یا Potential carriers جاتے ہیں ہم نے دیکھا ہے پوری دنیا میں جیسے ہی سکولز کھلتے ہیں تو وائرس جو ہے وہ پھیلتا ہے۔ اب میں ویکسین پہ خاص بات کروں گا۔ دیکھیں فیڈرل گورنمنٹ اور این سی او سی یہ بھی Fully cognizant ہیں کہ ویکسین پورے ملک کو چاہیئے جلدی چاہیئے۔ اس میں میں ایشو بھی بتا دوں اور صوبائی گورنمنٹ کا Stance بھی بتا دوں۔ ایشو تو اس میں پہلے یہ ہے کہ ویکسین مینوفیکچرنگ چند ممالک میں ہی ہوتی ہے امریکہ میں، یورپ میں، یوکے میں، چائنا میں اور انڈیا میں، اور ایسے ٹائم پہ جب تک جو Developed ممالک ہیں، وہ اپنی پاپولیشن کو نہ ویکسین کریں تو وہ ویکسین کی ایکسپورٹ ہی نہیں چھوڑ رہے، تو اگر وہ ایکسپورٹ ہی نہیں چھوڑ رہے تو جو باقی ممالک ہیں، ان کو سپلائی کی کافی Constraints ہیں جو پاکستان میں ویکسین آنی تھی WHO اور United Nations کے Through یہ فی الحال یاد رکھیں کہ پرائیویٹ سیکٹر میں پوری دنیا میں تقریباً Availability نہیں ہے اس پہ بھی میں آؤں گا لیکن جو یہاں پہ ویکسین آنی تھی وہ WHO اور انٹرنیشنل اداروں کے Covax program کے تھرو سترہ ملین Doses آنے تھے لیکن آپ کو پتہ ہے کہ زیادہ تر مینوفیکچرنگ جو ہے وہ انڈیا میں ہوتی ہے، انڈیا سے Covax جانی تھی انڈیا نے کچھ ویکسین اپنے دوست ممالک کو ضرور

Donate کیں لیکن چونکہ پھر انہوں نے بھی 1.5 ارب لوگوں کو ویکسین لگانی ہیں تو انہوں نے باقی ساری جو انہوں نے Commitments کی تھیں انٹر نیشنل اداروں کو ویکسین دینے کی، اس کو انہوں نے Fulfill نہیں کیا۔ اس کے باوجود فیڈرل گورنمنٹ جو ہے انہوں نے پہلے چائنا سے Engagement کیں اور ویکسین لائیں ابھی Purchase بھی کر رہے ہیں ویکسین اور تقریباً میرے خیال میں ابھی One million vaccination آج جو ہے وہ پوری ہو گئی۔ اپریل میں چونکہ تقریباً ہر روز فیصل سلطان صاحب سے بات ہوتی ہے اسد عمر صاحب سے بات ہوتی ہے، این سی او سی میں ہمارے ایڈ منسٹریٹرز بھی بیٹھتے ہیں، تین سے چار ملین ویکسن کے Doses آنے کی توقع ہے تو جو دوسری ان کی اچھی تجویز ہے آنریبل ایم پی اے صاحب کی، عنایت اللہ صاحب کی، وہ یہ کہ ہم Fifty سے رجسٹریشن کو نیچے کریں یہ تجویز میں نے بھی دی ہے۔ فی الحال ویکسین کی Availability کی Constraint ہے جیسے ہی ویکسین کی Availability زیادہ ہو گی تو وہ رجسٹریشن بھی اوپن ہو جائے گی۔ اچھا یہ یاد رکھیں کہ اس میں ان شاء اللہ سالوں سال نہیں لگیں گے، امریکہ اپنی پاپولیشن کو ویکسین کر لے تو اس کے بعد امریکہ کی ساری جو ویکسین سپلائی ہے وہ باقی دنیا کے لئے Available ہو جائے گی۔ یہ یاد رکھیں کہ میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ کے لئے بھی اور میں صوبے کا بھی بتا دوں کہ پیسہ ایشو نہیں ہے، یہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں کی خاطر پیسہ ویکسین پروکیورمنٹ کے لئے نہیں لا سکتے۔ دو ایشوز ضرور ہیں، ایک تو یہ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہر جو پروکیورمنٹ ہوتی ہے Emergency base پہ ہوتی ہے، اس کو میڈیا اور کبھی کبھی اپوزیشن Politicize کر دیتی ہے Audit paras پہ جو ہے بڑے بڑے ہیڈ لائنز آ جاتی ہیں جو Improve ہوتے ہیں۔ اس کے بعد معذرت کے ساتھ کوئی آفیسر جو ہے وہ پروکیورمنٹ کو ہاتھ نہیں لگاتا چلیں وہ بھی Solve کر دیں گے کیونکہ جیسے ہم نے پہلے کیا ہے کیونکہ وہ Risk ہم اپنے سر لے لیں گے ہیڈ لائن جو ہیں وہ اپنے اوپر خیر ہیں سن لیں گے، اگر ان سے لوگوں کی جانیں بچ گئیں، Right وہ ڈائریکشنز پہلے بھی دی ہوئی ہیں لیکن جو دوسرا چیلنج ہے جو کہ فی الحال Overcome نہیں ہو سکتا جس پر ایک صوبے نے سیاست بھی کی ہے کہ اگر چار صوبے ایک مارکیٹ میں پروکیورمنٹ کے لئے جائیں اور ویکسین کی سپلائی فی الحال Available نہیں ہو تو وہی دو نمبر Buyers ہوں گے، چار صوبے جو ہیں وہ ان کے ساتھ Negotiate کر رہے ہوں گے، فیڈرل گورنمنٹ والے Negotiate کر رہے ہوں گے اور جو ویکسین پھر اگر ہزار روپے کی مل رہی ہے وہ وہی Buyers جو ہیں اس پر ایک Price war جو ہے شروع ہو

جائے گی تو گورنمنٹ بھی یہی Advise کر رہی ہے کہ ویکسین کی پروکیورمنٹ کے لئے Coordinative effort ہو باقی اگر فیڈرل گورنمنٹ کو ہمارے پیسے کا شیئرز چاہیئے ہوں یا اگر وہ کہیں کہ ہمارے خیال میں یہ Suppliers ہیں جن سے آپ Procure کر سکتے ہیں ہم بالکل کل پیسے Available کرلیں گے لیکن میرے خیال میں اس میں تین چار مہینے لگیں گے جیسے ہی تین چار مہینے لگ جائیں اور ویکسین کی سپلائی جو ہے وہ زیادہ ہو جائے ان شاء اللہ ہم بالکل At speed کریں گے۔اس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے تمام ممبرز کی ضرور Help کی ضرورت ہو گی کیونکہ ہمیں سوسائٹی کو آگاہ کرنا ہے کہ زیادہ تر وہ سیکشن جو ویکسین لگانے سے گھبراتا ہے، وہ لگائیں، اس میں تمام ممبرز کا ایک Role ہو گا، وہ ضرور ہم نے Fulfill کرنا ہو گا جیسے ہی وہ ٹائم آئے تو ان شاء اللہ وہ Vaccine available ہوں گی تب تک جو ہے ہمیں ویکسین سے زیادہ ایس او پیز پر لوگوں کی Behavior پر آگاہ کرنا ہو گا تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ Follow کریں جیسے سپیکر صاحب، آپ نے کہا کہ اسمبلی چلانا ضروری ہے، ہم نے سارے ممبرز کے لئے، سارے سٹاف کے لئے Testing کا انتظام بھی کیا تاکہ وہ اور یہ اس ٹائم پہ سب سے زیادہ ضروری اس لئے ہے کیونکہ جب ابھی ہم وائرس کو سمجھ گئے ہیں تو ہمیں پتہ ہے جیسے عنایت صاحب نے کہا ہے کہ اس کے ساتھ رہنا ہے، ہم زندگی کو Fully بند نہیں کر سکتے جو بھی Restrictions ہیں تو That means کہ ہمیں پبلک کے لئے Example set کرنا ہے ان شاء اللہ، مجھے پتہ ہے اس میں اپوزیشن کی Help بھی ہمیں ملے گی اور ان شاء اللہ جیسے پہلا اور دوسرا Wave ہم نے Manage کر لیا ان شاء اللہ تیسرا Wave اس سے بھی بہتر Manage کریں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی عنایت صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جو دوسری ریزولیوشن ہے اس پر گورنمنٹ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے بس Simply provincial government کو ایک سفارش ہے کہ رمضان کی آمد ہے اور رمضان کے دوران قیمتیں اوپر چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: حکومت کو اس ریزولیوشن میں تو آپ کو کوئی ایشو نہیں ہونا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت صاحب! آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، شوکت صاحب کے ساتھ۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں ان کو دکھاتا ہوں یہ ریزولیوشن۔

جناب سپیکر: تو کرلیں اس کے اوپر Consensus کرلیں، Consensus کرلیں گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! یہ مہنگائی والی تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وقار خان نے ٹائم مانگا تھا۔ جی عنایت صاحب کیا کہتے ہیں آپ، عنایت خان! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب عنایت اللہ: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ مہنگائی والی قرارداد تو اتنی زیادہ وہ تو ایک Innocent سی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان کو دکھادیں ایک نظر شوکت صاحب کو یا لاء منسٹر صاحب کو دکھادیں، ایک نظر ان کو دکھا دیں تاکہ پاس ہونی چاہیئے نا دکھادیں ایک نظر۔ دکھا کر پھر Rules relax کرا لیتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: ان کے ساتھ ڈسکس کرنا میرے لئے کوئی ایشو نہیں ہے کیونکہ یہ Simply حکومت کو ہم رمضان المبارک کی آمد سے پہلے سفارشات کرتے ہیں کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے Effective steps اٹھائیں، یہ اسمبلی کا ایک Sense ہوگا یہ پوری اسمبلی کا، اس کی ایک Aspiration اور خواہش ہوگی اور یہ ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر بلدیات و قانون): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جو عنایت اللہ صاحب نے بات کی ہے بالکل اس وقت گورنمنٹ کی جو سو فیصد Attention ہے وہ اس وقت خصوصی طور پہ رمضان کی آمد آمد ہے، اس میں مہنگائی کو کنٹرول کرنے پہ ہے، ہر گورنمنٹ منسٹر کو، ٹوٹل بیوروکریسی کو، تمام ہمارے گورنمنٹ ممبران بلکہ ہمارے اپوزیشن والے بھائی بھی سب مل جل کے ان شاء اللہ تعالیٰ Full ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہماری نظر ہوگی، وزیر اعلیٰ صاحب کی روزانہ کی Basis کے اوپر میٹنگز ہو رہی ہیں، ایم ڈی یوٹیلٹی سٹورز چند دن، دو تین دن پہلے آئے ہوئے تھے تو ان کے ساتھ ڈیٹیل میں میٹنگ ہوئی ہے، ان کے اوپر یہ Insist کیا گیا ہے کہ یوٹیلٹی سٹورز کو جو بھی سامان دیا جائے گا ان کی لسٹ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ شیئر کی جائے گی تاکہ لوکل ایڈمنسٹریشن اس سامان کو مانیٹر کرسکے۔ چند دن

پہلے اسی طرح کا ایک کیس گھی کا، بہت بڑی تعداد میں گھی کسی یوٹیلٹی سٹور والے نے بیچ دیا، مانسہرہ کے اندر وہ کیس سامنے آیا، سستے بازار ہر شہر میں لگائے جا رہے ہیں، ان کے اندر سبسڈائزڈ آٹا، گھی اور جو بھی ضروریات کی چیزیں ہیں وہ ادھر ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو حاضر پائی جائیں گی اور ہم لوگ خود ایڈمنسٹریشن کے ساتھ مل کے اس کے اوپر ان شاء اللہ تعالیٰ مانیٹرنگ کریں گے۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: ایک منٹ پوائنٹ آف آرڈر ختم ہونے دیں۔ وقار خان!۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: پوائنٹ آف آرڈر ختم پھر قراردادوں کی طرف بھی آجاتے ہیں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر، آپ کا انتہائی مشکور ہوں۔ سر، یہ 17 مارچ 2021 کو میرے حلقے PK-7 کانجو کے مقام پر سیکورٹی فورسز اور دہشتگردوں کے ساتھ جھڑپ میں دو راہگیر شہید ہو گئے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک کا تعلق شانگلہ سے ہے اور دوسرے کا تعلق میری یونین کونسل سے ہے۔ ایک بیچارہ کنڈیکٹر تھا اور دوسرا ریڑھی بان تھا، سبزی فروش تھا۔ اب تک حکومتی سطح سے وہی روایتی کام چل رہا ہے کہ ہم ان کو Compensation دیں گے لیکن میری آپ کی توسط سے حکومت سے درخواست ہے کہ ان دو بیچاروں کا تعلق غریب گھرانوں سے تھا اور وہ اپنے خاندان کے واحد کفیل تھے سر، اپنے خاندان کو چلا رہے تھے تو میری یہ ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ ان کو شہداء پیکج بھی دیا جائے اور ان کی فیملی میں کم از کم ایک ایک بندے کو کلاس فور کی ایک نوکری دی جائے تاکہ ان کو یہ تسلی ہو کہ حکومت کی سطح پہ ہماری دادرسی ہوئی ہے۔ سر، میری یہ ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ کم از کم ان کو جلد از جلد شہداء پیکج دیا جائے روایت سے ہٹ کر، غریب لوگ ہیں ان کے چولہے بند ہو گئے ہیں سر، ان کے چولہے نہیں جل رہے ہیں، چولہے نہیں جل رہے ہیں۔ سر، میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ حکومت سے آپ اس بارے میں ضرور کوئی نہ کوئی رولنگ دے دیں یا ان سے ایشورنس لے لیں کہ ان کو جلد از جلد وہ شہداء پیکج بھی دیا جائے اور کم از کم کلاس فور کی نوکری بھی دی جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, to respond, please. Law Minister, to respond, please. Shaukat Yousaf Zai Sahib! Respond, please.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت)</u>: سر! یہ چونکہ ایشو ہے اس پہ مجھے بتایا بھی گیا تھا انہوں نے تو آج مجھے ٹائم دے دیں سر، تاکہ میں پوری معلومات لے لوں کہ اس پہ کتنی پیشرفت ہوئی ہے، کیا ہوا

ہے کیونکہ شہداء پیکج جو ہوتا ہے اس کے لئے ایک الگ Criteria ہے تو اس Criteria میں کیا یہ ہوتا ہے نہیں ہوتا ہے تو وہ معلومات لے کے ان شاء اللہ کل اگر اسمبلی اجلاس ہو تو آپ کو بتادوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے وقار خان؟

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہے کہ کلاس فور کی نوکری کا بھی اعلان کیا جائے اور شہداء پیکج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں میں ساری انفارمیشن لے کے ناب جو اگلا اجلاس آئے گا کل ہے پرسوں ہے ترسوں ہے یہ آپ کو یہاں پہ ہاؤس میں بتادیں گے۔ نثار محمد خان!۔۔۔۔۔

جناب وقار احمد خان: اوکے جی ٹھیک ہے تب تک میں انتظار کروں گا، اوکے جی ٹھیک ہے جی۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، زه د ایوان توجه یو ډیره اهم مسئلې ته رااړول غواړم زمونږ په ضلع کښې ضلع مهمند کښې چې مهمند ډیم کوم د سی بی ایم فنډ دے چې هغه ټوټل څلور نیم اربه روپئ دی، زه د وزیر اعلیٰ صاحب نه خواست کوم چې هغه دوئ په وړو وړو کارونو کښې تقسیم کړے دے، زه هغوی ته خواست کومه چې زما دغه علاقه ډیره پسمانده ده دلته تاسو مونږ ته میګا پراجیکټ باندې دغه پیسې اولګوئ او دغه کښې د میل او د فیمیل کالجونو هیڅ نشته په دې دریوؤ تحصیلو کښې پنډیالئ، امبار، پړانګ غار چې دا د دې متاثره تحصیلونه دی د دغې ډیم سره او دغسې د هغوی د پاره د بجلئ هیڅ انتظام نشته۔

جناب سپیکر: جس منسٹر صاحب نے Respond کرنا ہے وہ Attentive ہو جائیں۔

جناب نثار احمد: د هغې د پاره جی د بجلئ هیڅ انتظام هلته نشته، هلته د ګرډ ضرورت دے ځکه چې هغې کښې درې سوه پینځه اویا (375) کلومیټره تارونه زاړه خواره شوی دی هلته د غټ ګرډ او په پړانګ غار کښې د ګرډ ضرورت دے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ نثار خان، نثار خان! ایک منٹ۔ ان کو آپ Respond کریں گے، کونسے منسٹر صاحب اس کو Respond کریں گے وہ ذرا Attentive ہو جائیں، آپ کریں گے۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب کریں گے۔

جناب نثار احمد: او بیا د هغې سره په پړانګ غار کښې هم د یو کالج ضرورت دے او دغسې ورسره چې دے په هغې کښې د ګرډ ضرورت دے او دیکښې د سړکونو ضرورت دے په دغه دریوؤ تحصیلو کښې دا د هغې نه متاثره دی۔ دغه میګا پراجیکټ زمونږ د صوبائی حکومت د وزیر اعلیٰ صاحب په دغه حلقې باندې په ډیر لوئې رحم او مهربانی وی چې هغه دغه پیسې په میګا پراجیکټ کښې بدلې کړی۔ دغسې زه یو بل ریکویسټ کومه چې کومې دوه اربه روپئ د یکه غنډ نه د غلنئ پورې په هغه روډ باندې منظور شوی وې، د هغې سروے هم هغه روډ باندې روانه ده۔ زه ریکویسټ کوم، درخواست کومه چې دغه دوه اربه روپئ ضائع کیږی پکار دا ده چې هغې کښې هغه چرهایانې هغه کوم موړونه چې دی هغه د مینځ نه یوړلې شی، دغه پیسې په ځائې باندې اولګی هغه سروے هم په هغه زوړ سړک باندې روانه ده، ډیره مننه۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! انہوں نے جو سپیشل مہمند ڈیم کے حوالے سے بات کی ہے اور وہاں جو انہوں نے کالجز میل فیمیل کے حوالے سے بات کی ہے، پہلے سے وہاں جو ایک پلاننگ ہو رہی ہے، منصوبہ بندی ہو رہی ہے باقاعدہ جو ہمارا Merged area ہے اس کے اندر ایک چونکہ آپ کو پتہ ہے کہ ایک بہت بڑا پیکج وہاں دیا گیا ہے اور وہ بھی ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جو ہمارے منتخب ممبران ہیں، اس میں جوان کا Input آ رہا ہے تو Already جہاں جہاں ضرورت ہے کالج کی سکول کی، ہاسٹل کی اس پہ کام ہو رہا ہے، وہ پہلے سے ہی ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ جیسے فنڈز آ رہے ہیں وہاں پہ کام تیز ہو گا۔ جو انہوں نے سپیشل جو سڑک کی بات کی کیونکہ سی اینڈ ڈبلیو منسٹر ہے نہیں یہاں پہ تو وہ آ جائے گا ہم ان کو ان کے ساتھ بٹھا دیں گے اگر کہیں پہ ان کو لگتا ہے کہ ان کے تحفظات ہیں تو وہ ان شاء اللہ بیٹھ کے بات کر لیں گے کوئی اس پہ ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ملک لیاقت علی خان صاحب، لیاقت خان صاحب کدھر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی لیاقت خان صاحب کیا ہو گیا؟ جی لیاقت صاحب!

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، میں ایک اہم موضوع ادھر لے کر آیا ہوں اسمبلی میں کہ ادھر تو ہماری اسمبلی میں ایک روایت ہے کہ اپوزیشن والوں کو زیادہ ٹائم ملتا ہے، وہ

جتنی بھی باتیں کرنا چاہتے ہیں تو کرتے ہیں، ان کو ممبر شپ بھی سٹینڈنگ کمیٹیوں میں ملی ہیں، ممبر شپ بھی ملی ہیں، ان کو فنڈز بھی ملتے ہیں اور اگر تھوڑا کم ملا ہے تو وہ جا کے ہائی کورٹ میں اور عدالتوں میں جاتے ہیں لیکن سندھ اسمبلی، یہ جمہوریت کے دعویداروں نے سندھ اسمبلی کے ہمارے پی ٹی آئی کے ایک ایم پی اے کو ایک روپے فنڈ نہیں دیا ہے اور نہ کسی بھی سٹینڈنگ کمیٹی میں اس کو ممبر شپ دی ہے نہ چیئر مین شپ دی ہے۔ تو میں احتجاج کرتا ہوں اسمبلی کے اس فورم سے کہ وہ لوگ یا تو ادھر ہماری اسمبلی میں بھی اس اپوزیشن کو کوئی فنڈ نہ دیا جائے، سٹینڈنگ کمیٹیوں میں بھی کوئی حق نہ دیا جائے اور اگر ادھر دیتے ہیں تو سندھ اسمبلی میں بھی ہمارے پی ٹی آئی ممبرز کو حق دیا جائے (تالیاں) یہی میرا مطالبہ ہے جی۔

جناب سپیکر: بڑا Valid point آپ نے اٹھایا، یہ اصولی بات ہے کہ کسی بھی اسمبلی کا حسن جو ہے وہ اپوزیشن ہے اور تمام اسمبلیوں کو چاروں صوبوں کی، جی بی کی، کشمیر کی، وفاق کی، یہ ایک Precedent already موجود ہے اور اگر کہیں پہ نہیں ہو رہا تو یہ تو بالکل جمہوریت کی روح کے منافی ہے، سٹینڈنگ کمیٹیز میں بھی اپوزیشن پارٹیز کا پورا شیئر ہونا چاہیئے اور باقی معاملات کے اندر بھی، سردار خان صاحب اپنا پوائنٹ آف آرڈر لیں جی۔ سردار خان صاحب، مائیک کھولیں۔ سردار خان صاحب۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب! د افسوس خبره ده اتهارهویں ترمیم صوبائی خود مختاری او مقامی حلقې نمائنده ایم پی اے ما ته په دې باندې ډیر زیات افسوس دے تاسو اوفرمائیل چې اپوزیشن چې دے دا-----

جناب سپیکر: یہ وہ بات کر رہے ہیں، سردار خان صاحب بات کر رہے ہیں۔

جناب سردار خان: جناب سپیکر صاحب، تاسو اوفرمائیل چې اپوزیشن چې دے دا د حکومتی یو حسن دے، ما ته ډیر زیات احساس دے، ډیر زیات افسوس دے، زما د اپوزیشن چې کوم نمائندګان ناست دی د هغوی چې کوم لسټ دے د ترقیاتی فنډز په مد کښې 21-2020 په هغې کښې د پانچ کروړو روپو سولړې دی جی د مسجدونو د پاره، دهغه مسجدونو د پاره زمونږه ایم این اے صاحب محترم یو لسټ ورکړے دے او په هغې کښې په هر کلی کښې، په هر ګاؤں کښې یو فوکل پرسن ورکړے دے، ټیلی فون نمبرې ئې ورسره ورکړے دے۔ زما یو منتخب ایم پی اے هغه کلی کښې په هغه ګاؤں، ایریا کښې مسجد هغه سولر هغه نه دے ورکړے نو ما ته خو ډیر زیات افسوس کیږی مونږه داسې کار نه کوؤ، که

زما سره دا لسټ ورکړے ما به پکښې اول د هغه محله کلی مسجد ليکلې وو نو دا يو ظلم دے زياتې روان دے ، مونږ ته يو افسوس دے چې فوکل پرسن چې دے هغه زما نه غوره دے خو چونکه مونږه چې په کومه ايريا علاقه کښې اوسيږو ، هغې کښې به زمونږه مسجد نه وی مسلمانان به نه يو۔ د ايم اين اے د کارکردگئ هغه د دې اهل نه دے پکار ده چې د محترم ايم پی اے ، د هغه د کلی مسجد په ايک نمبر باندې هغه ليکلې وې، په 200، 262 پيج نمبر باندې سردار خان نوم ليکلې دے ، هغې کښې اپوزيشن د لسټ سره۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جو لوگ ریزولیوشن لانا چاہتے ہیں سیکرٹری صاحب کے پاس جمع کروائیں، سیکرٹری صاحب کے پاس ریزولیوشن جمع کروائیں۔ جی سردار خان صاحب! آپ بات کمپلیٹ کریں۔

<u>جناب سردار خان</u>: جناب سپيکر صاحب ، اے ډی پی مالی سال 21-2020، پيج نمبر 200، 262 سردار خان نوم ليکلې دے پی ايم ايل نون ، تمام اپوزيشن لسټ زما سره دے ، په هغې کښې بيس کروړ روپئ دی، غير منتخب کسان چې دی هغه د محکمو سره رابطه کوی، هغوی له توجه ورکوی ما بار بار رابطه اوکړه ، بار بار مې د هغوی سره ناسته اوکړه ما له هيڅ قسمه توجه نه راکوی نو افسوس دے چې زه د خپل کلی ، میرا ذاتی مسجد گاؤں والی میں اس کی <u>جوگا</u> (جو گہ) نہ ہو حالانکہ یہاں جو میں آیا تو اسمبلی میں اس کی حاضری کے لئے میں نہیں آیا سر، اس پر پوری انکوائری کر کے کہ میرے علاقے کا جو بھی حق ہے، اس علاقے کا عوامی نمائندہ میں ہوں، پانچ کروڑ روپے سولر کو ایک ناجائز ایم این اے کے ساتھ ڈبل چارج ہے، مرکز میں بھی ہے صوبے میں بھی ہے، یہ افسوس کی بات ہے، یہ میرا محترم ہے لیکن فوکل پرسن کی طرح ہر گاؤں میں ایک نام انہوں نے درج کیا اور میری مسجد انہوں چھوڑ دی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے، آپ کا پوائنٹ آ گیا۔ ویسے یہ سکیم تو پچھلی حکومت کی ہے اس حکومت کی نہیں ہے پچھلے دور سے وہ جو نام دیئے گئے تھے، آپ لوگوں نے بھی دیئے تھے وہ چل رہے ہیں ابھی تک۔ آپ Respond کر لیں شوکت صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: جناب سپیکر! اس طرح ہوتا ہے کہ یہ میں معلومات کر لوں گا ان کے حلقے کی بات ہے لیکن کچھ ایسا ہے کہ جہاں پہ ایم این ایز کو بھی فنڈ ملا ہے جہاں پہ اب ایم این اے کو آپ کام کرنے سے تو روک نہیں سکتے ہیں، اگر کوئی ڈسٹرکٹ ممبر ہے اس کا فنڈ ہے تو وہ اپنا فنڈ خود استعمال کر سکتا ہے اور

(مداخلت)   ایک منٹ ایک منٹ، اگر یہ جو سولر سسٹم کی   (مداخلت)   یو منٹ صبر او کرئ جی۔ یہ جو سولر سسٹم کی بات کررہے ہیں، اس میں اکثریتی چونکہ مجھے بھی چالیس مساجد ملی تھیں 2017 میں، پچھلی گورنمنٹ میں مجھے ملی تھیں 2017 میں، اور فوکل پرسن ہم سب دیتے ہیں جناب سپیکر، اس میں ظاہر ہے فوکل پرسن تو وہی ہوتا ہے جو ان سے رابطہ ہوتا ہے اور وہ رابطہ کرنے کے لئے ہوتا ہے، اس کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہ اس میں کوئی کچھ اور کوئی چیز کریں، فوکل پرسن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ آسانی سے رابطہ ہو وہ جو کمیٹی بنتی ہے جو کنٹریکٹر ہوتا ہے جو علاقے کے لوگ ہوتے ہیں، ان کے لئے آسانی ہوتی ہے۔ تو فوکل پرسن ایم پی اے نہیں ہوسکتا فوکل پرسن تو ایک عام ورکر ہی ہوتا ہے۔ اب ایک ورکر کو آپ یہ حق بھی نہ دے کہ آپ فوکل پرسن بھی نہ بنیں تو یہ ہر، ان کا جو فنڈ ہوتا ہے اس میں ان کے فوکل پرسنز ہوتے ہیں جو یم این اے کرتا ہے یا اس کو ذمہ داری دی گئی ہے کہ وہ ان کا، وہ اس کو حق ہے کہ وہ وہاں پہ فوکل پرسن رکھے۔

<u>جناب سپیکر</u>: الحاج شفیق شیر آفریدی صاحب! ایم پی اے،   (مداخلت)   دیکھیں پوائنٹ آف آرڈر کا جواب اب میں کسی منسٹر سے نہیں لوں گا، کال اٹینشن کا جواب لینا ضروری ہوتا ہے منسٹر سے پوائنٹ آف آرڈر کا ضروری نہیں ہوتا اور یہ پوائنٹ آف آرڈر بس ہم دے دیتے ہیں کہ To highlight your issues. Shafiq Sher Afridi Sahib, Shafiq Sher Afridi Sahib.

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

<u>Mr. Speaker</u>: No Minister will respond on point of order now, only they can respond on call attention.

جس میں ان کے پاس جواب آتا ہے ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے جی۔

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ سب سے پہلے سپیکر صاحب، چونکہ ضلع خیبر سے میرا تعلق ہے، کچھ دنوں پہلے ہمارے ضلع خیبر کا ایک نوجوان لڑکا شاہ زیب شہید جس بے دردی سے ان کو قتل کیا گیا میں بحیثیت بلوچستان عوامی پارٹی اور اتحادی پارٹی کی بناء پہ میں شدید الفاظ میں اس کی مذمت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا واقعہ بھی کچھ دنوں پہلے پیش آیا تھا۔ ہمارے اے ٹی سی جج آفتاب آفریدی کا چونکہ ان کا تعلق بھی میرے ضلع خیبر سے تھا تو ان کی بھی میں پرزور مذمت کرتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! Kindly میری طرف ذرا توجہ دیں۔

جناب سپیکر: پوری توجہ ہے جی۔

جناب شفیق آفریدی: ہمارا جو باعزت ڈیپارٹمنٹ ہے پولیس ڈیپارٹمنٹ بعض اسی طرح کالی بھیڑیوں کی وجہ سے اتنا بدنام ہو چکا ہے کہ اگر ہم خدانخواستہ اس کو ہم سیریس نہ لیں تو یہ کل شاہ زیب تھا تو کل پھر میں بھی ہو سکتا ہوں اور میرے بچے بھی ہو سکتے ہیں اور میرے صوبے کے اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں تنقید کرتا ہوں لیکن تنقید برائے اصلاح کرتا ہوں۔ میرے کہنے کا مقصد یہی ہے کہ جو لوگ اس واقعے میں ملوث ہیں ان کو قانون اور آئین کے مطابق سزا دینی چاہیئے۔ جناب سپیکر صاحب، اسی طرح جانی خیل کا جو ہمارا وزیرستان Tribe تھا، ان میں چار بندوں کو شہید کیا گیا تھا اس کی بھی ہم پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور اسی طرح ہمارے دوتانی جو قبائل Tribe تھا اور وزیروں کے درمیان جو مسئلہ تھا، میں سی ایم محمود خان صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جو Role اس نے ادا کیا اس چیز میں، اس واقعے میں۔ اس کے ساتھ ساتھ As a اتحادی پارٹی میر املی مشر الحاج شاہ جی گل صاحب جو چار بجے صبح یہاں سے گئے تھے اور یہ معاملات انہوں نے بخوبی اور احسن طریقے سے الحمد للہ انہوں نے طے کئے تو اس بات پہ میں سی ایم صاحب کو اور پی ٹی آئی جتنے بھی ہمارے اتحادی ہیں، ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے احسن طریقے سے اس معاملے کا حل نکالا اور ان شاء اللہ ہم آپ لوگوں کے ساتھ ہیں، پہلے بھی تھے اللہ تعالیٰ ایسا واقعہ رونما نہ کریں اور ہمیں اس امتحان میں بھی نہ لیں اللہ تعالیٰ، اگر جب بھی موقع ملے تو بحیثیت بلوچستان عوامی پارٹی جو آپ لوگوں کا اتحادی ہے، وہ پہلے بھی آپ لوگوں کے ساتھ تھی اب بھی ہے اور ان شاء اللہ بعد میں بھی رہے گی ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو ویری مچ۔ جی۔

جناب شفیق آفریدی: آخری بات سپیکر صاحب، جو بہت زیادہ، بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، بہت Important issue ہے۔ ہمارے Merger کے بعد جناب سپیکر صاحب، یہ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک جب ہمارا Merger ہوا سپیکر صاحب، تو ہمیں دو چیزوں کی بہت زیادہ Complication آ رہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک یہ کہ ہمیں وہاں پہ ہزاروں کی تعداد میں جو ہیں Land disputes سامنے آ رہے ہیں۔ سر، دوسرا ہمیں جرگہ سسٹم جو پرانے والا سسٹم ہے جرگہ سسٹم بحال کیا جائے، اس کو فعال بنایا جائے جناب سپیکر، اگر خدانخواستہ ہم اس چیز پہ، یہ صرف ضلع خیبر کی بات نہیں کر رہا ہوں سر، یہ باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک یہ Disputes, land disputes specially جو آپ لوگ دن

رات جو ہیں جناب سپیکر، وہاں پہ فائرنگ ہو رہی ہے، لوگوں کا جینا حرام ہو گیا ہے۔ جناب سپیکر، مہربانی کرلیں اس کو سنجیدگی سے لیں اور ہمارے لئے یہ دو چیزیں بہت اہم ہیں سر اور زیادہ تر دشمنیاں بھی ہمیں لینڈ ایکوزیشن کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: وائنڈاپ، پلیز۔ پوائنٹ آف آرڈر، ایک چھوٹی سی بات ہوتی To highlight the issue آپ اس میں سپیچ نہیں کر سکتے۔

جناب شفیق آفریدی: ٹھیک ہے نہیں کر سکتے سر، بس یہ مہربانی کرلیں سر، کہ اس کو جو ہیں ناآپ سنجیدگی سے لیں اور اس کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، اوکے پوائنٹ آگیا آپ کا۔ جی محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو سپیکر صاحب، میرے دوست نے بات کی شازیب کے قتل کی، یہ بچہ انہوں نے کہا کہ ہمارے خیبر ایجنسی کا بچہ تھا لیکن میں کہوں گا یہ ہمارے خیبر پختونخوا کا بچہ تھا۔ یہ بچہ سر، میرے حلقے میں رہائش پذیر تھا اور جیسے ہی مجھے پتہ چلا تو میں خود موقع پہ ہی تھانے پہنچا، کامران بنگش اور سی ایم صاحب کے ساتھ میرا رابطہ تھا۔ سی ایم صاحب کے انسٹرکشن کے مطابق سب سے پہلے تمام تھانے کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی، ایس ایچ کو حوالات میں بند کیا گیا اور ہمیں پولیس پہ اعتماد نہیں تھا، سی ایم صاحب نے اس کے لئے جوڈیشل کمیشن قائم کیا۔ ان تمام واقعات، سر! میں موجود تھا، اس دوران میڈم نگہت اورکزئی سے بھی رابطہ ہوا، وہ بھی آئی اور پھر میں مردہ خانہ گیا مردہ خانے کے بعد، میڈم بھی مردہ خانے پہنچ چکی تھی اور کامران بنگش اور میں خود رات کو ہی بچے کے گھر گئے، آئی جی صاحب بھی آئے اور یہ تمام چیزیں جو تھیں حکومت نے صحیح طریقے سے ہینڈل کیں۔ میں صرف اپنے آنریبل ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بچہ یہ کہہ رہے ہیں کہ خیبر ایجنسی کا بچہ تھا اور اس کو غلط رخ دینا چاہ رہے ہیں، یہ ہمارے صوبے کا بچہ تھا، اس میں نہ کوئی ٹرائیبل ہے نہ فاٹا ہے، یہ خیبر پختونخوا ہے اور ڈسٹرکٹ پشاور کا رہائش پذیر تھا۔ حکومت نے جتنی بھی کوشش کی اس کے لئے کی ان کے Parents کو آئی جی صاحب اور سی سی پی او صاحب نے پھر بلایا جو جوڈیشل کمیٹی کی جو انکوائری تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ جوڈیشل انکوائری کہاں تک پہنچی؟

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): جی اس کی رپورٹ آ گئی تھی وہ پھر ان کے والدین سے شیئر کی گئی اور پھر پانچ دن پہلے اس بچے کے چچا میرے پاس میرے گھر آئے کہ ہم اس سے Satisfied ہیں جی۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: ظفر اعظم صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! اختیار ولی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: کرتے ہیں نا، وہ ریزولیوشن ہے اختیار ولی صاحب آپ کا یا پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب اختیار ولی: جی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب اختیار ولی: ہاں پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: تو میرے پاس تو آپ کا نام نہیں آیا ہوا ہے اختیار ولی صاحب! میرے پاس تو آپ کا نام نہیں ہے۔ جی ظفر اعظم صاحب، (مداخلت) نگہت بی بی! آپ مانیٹر تو نہیں ہیں Please take your seat, take you seat۔ آپ کی سیٹ ہم چینج کرتے ہیں خواتین کے ساتھ ادھر کرتے ہیں جی۔

جناب ظفر اعظم: جی میں صرف۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ظفر اعظم: آپ موقع تو دیں یار میں ایک دو منٹ بات کرتا ہوں پھر آپ جو بولتی ہیں بولیں جی۔ جناب سپیکر صاحب، میری گزارش ہے کہ باہر ہزاروں لوگ کھڑے ہیں، کچھ مطالبات ہیں ہمیں تو پتہ نہیں ہے کہ کیا مطالبات ہیں ان کے، اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپوزیشن سے میں اور وکیل صاحب بلکہ ٹریژری بنچز سے کوئی جائے ان کو تھوڑی تسلی تو ہو جائے کہ کوئی باہر آیا ہے اور ٹریفک اس سائیڈ پہ بھی ٹریفک جام ہے، اس سائیڈ پر بھی ٹریفک جام ہے لیکن میرا تو خیال تھا کہ ٹریژری بنچز والے گئے ہوں گے لیکن ابھی تک کوئی گیا ہوا نہیں ہے تو لہذا اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہم جو بھی ساتھ ہو کر یہ ان کے پاس جائیں اور ان کو تھوڑی تسلی دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ظفر اعظم صاحب۔ شوکت صاحب کون بات کرے گا جی؟ ظفر اعظم صاحب کہتے ہیں باہر کوئی لوگ جلوس لے کے آئے ہوئے ہیں تو کچھ حکومتی اور اپوزیشن کے نمائندے جا کے بات کریں

ہمیں نہیں پتہ کون لوگ ہیں لیکن کس کو پتہ ہے تو بتا دیں۔ میں کرتا ہوں جی کرتا ہوں جو میرے پاس چٹیں ہیں پہلے میں ان کو تو ختم کر لوں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک اہم ایشو ہے-----

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب! چٹ بھیجیں، اختیار ولی صاحب! چٹ بھیجیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ بہت اہم ایشو ہے جو کہ فاٹا کے متعلق ہے۔

جناب سپیکر: جی جی میں سن رہا ہوں آپ کو۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جی جناب سپیکر صاحب، بہت بہت شکریہ، یہ ایک امنڈمنٹ لائی ہے۔

جناب سپیکر: حکومت مشورہ کر رہی ہے آپس میں، وہ بات کر رہے ہیں آپس میں یہ کون لوگ ہیں باہر جو-----

صاحبزادہ ثناء اللہ: یہ ٹیچرز ہیں، اساتذہ کرام باہر آئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: تو وہ تو ان کی کمیٹی کے ساتھ مذاکرات ہو رہے ہیں ان کے اساتذہ کے ساتھ۔ Shaukat Yousafzai Sahib! Explain, please.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جہاں تک جو تنظیمیں ہیں ان تنظیموں کے ساتھ ہمارے وزیر خزانہ صاحب، لاء منسٹر ہم سب کی تقریباً تین چار گھنٹے کی Deliberation ہوئی ہے اور وہ جو جو چیز ڈیمانڈ کر رہے تھے، وہ چیزیں ہم مان چکے ہیں، ان کے ساتھ جو Genuine چیزیں ہیں وہ ہم مان چکے ہیں اور وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ مجھے نہیں پتہ باہر کون آیا ہے، کیا ہے احتجاج، کیونکہ کل یہ تو رات دیر تک لگے رہے تھے تو جو جائز تھے وہ تو مان چکے ہیں ہم یہاں تک کہ جو سیلری میں Increase ہے وہ بھی مان چکے ہیں لیکن اس کا ظاہر ہے اس کا ٹائم ٹیبل ہے، وہ ساری چیزیں Set کرنی ہوتی ہیں فنانس میں ایک بجٹ پورا وہ دیکھنا پڑتا ہے، تو میرا نہیں خیال کہ ہر کوئی اس طرح صرف، صرف احتجاج کی، وہ کرے گا، اپنی سیاست کرے گا وہ تو ایک الگ چیز ہو گی لیکن جو Genuine issues ہیں ان پہ ہم بات کر چکے ہیں ان کے ساتھ۔

جناب سپیکر: مطلب آپ ان کے تنظیموں سے Intouch ہیں، بات چیت ہو رہی ہے آپ کی ان کے ساتھ یا ہو گئی ہے؟

وزیر محنت وثقافت: ہمیں تو نہیں پتہ کہ باہر کون ہے یہ بھی اسی طرح-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی اوکے۔ایم پی اے حافظ عصام الدین صاحب، تقریر نہیں پوائنٹ صرف کریں گے ورنہ میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں دوں گا، جو تقریر کرے گا تقریر کے لئے کسی کو۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! میری بات تو پہلے سنیں نا؟

جناب سپیکر: آپ کریں نا پھر آپ لمبی تقریر کرتے ہیں نا، میں لمبی تقریر، پوائنٹ آف آرڈر بتائیں جی میرے حلقے میں فلاناں موضع میں پانی کی سکیم میں یہ گڑ بڑ ہے اس کو ٹھیک کریں۔ You must read the rules, act upon those, no debate on everything yes ثناءاللہ صاحب! ڈیبیٹ جو کرے گا میں مائیک بند کر دوں گا اس کا او بھئی چوک یادگار نہیں ہے۔ جی ثناءاللہ صاحب!

صاحبزادہ ثناءاللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، یہ 2012, Provincial Government of the Khyber Pakhtunkhwa is pleased to direct that the (PATA) Federal Levies Force Service (Amendment) Rules 2013۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت اہم ایشو ہے جو Merged areas ہیں اور ہمارے دیر اپر، دیر لوئر اور ملاکنڈ۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ مجھے، یہ ایک ٹیکنیکل آپ بات کر رہے ہیں ایک بندہ بھی آپ کو جواب نہیں دے سکے گا Because کہ ان کا جواب ہے ہی نہیں ان کے پاس، آپ لایا کریں کال اٹینشن تاکہ Concerned محکمہ جواب لے کر آئے اور ہاؤس کا وقت ضائع نہ ہو سکے۔ (مداخلت) میں نے تو کہہ دیا ابھی کوئی وزیر جواب نہیں دے گا (مداخلت) نہیں نہیں کوئی نہ دیں کال اٹینشن پہ دیں، پوائنٹ آف آرڈر پہ نہ دیں (مداخلت) No، پوائنٹ آف آرڈر بس ہائی لائٹ ہوتا ہے، اخباروں میں آ جائے، میڈیا پہ چلا جائے جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب! یہ کال اٹینشن ہم نے جمع کی ہے یہ۔

جناب سپیکر: کدھر؟

صاحبزادہ ثناءاللہ: کال اٹینشن جمع کی ہے اس لئے تو میں یہ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل کال اٹینشن آ جائے گی پھر اس وقت آپ کو موقع دے دیں گے، آئے گی تاکہ آپ کو Perfect جواب ملے میرے کہنے کا یہ مقصد ہے۔ جی حافظ عصام الدین صاحب!

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: Direct to the point کے اوپر آ جائے۔

حافظ عصام الدین: بالکل جی۔ جناب سپیکر صاحب! اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز انسان ہیں، یہ دنیا اور یہ آسمان وزمین، یہ چاند تارے، یہ دنیا کی ساری خوبصورتیاں، یہ خوبصورت جھیلیں، یہ پہاڑ، یہ سرسبز و شادابی، یہ صرف اور صرف اللہ نے انسان کے فائدے کی خاطر، فائدے کی خاطر کے لئے پیدا کیا لیکن جناب سپیکر صاحب، ہمارے فاٹا کے حالات اور پھر خصوصاً ساؤتھ وزیرستان میں جو گزشتہ دو تین سالوں سے Landmines کے جو مسلسل واقعات ہورہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اب ہم دل برداشتہ ہو چکے ہیں ایک بار اگر ہو جاتا تو پھر ہم خاموش ہو جاتے، دوسری بار ہو جاتا تو ہم کہتے کہ یہ ناگہانی واقعہ ہے لیکن ہر دوسرے مہینے ابھی جو گزشتہ مہینہ ہے، اس میں دو واقعات ہوئے۔ ایک عورت جو گھر سے باہر نکلتی ہے عام راستے میں جاتی ہے وہ Landmines وہ دھماکہ ہوتا ہے اور وہ اس میں شدید زخمی ہو جاتی ہے۔ کچھ عرصہ اس سے پہلے ایک بچہ تقریباً تین سال کا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس پہ آپ کال اٹینشن لے آئیں۔

حافظ عصام الدین: جی میں لے آیا ہوں۔

جناب سپیکر: تاکہ ڈیپارٹمنٹ سے ہم جواب لے لیں گے۔

حافظ عصام الدین: وہ پڑے ہیں تین سو تک واقعات ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

حافظ عصام الدین: ساتھ ساتھ جمعیت علماء اسلام۔

جناب سپیکر: آپ آج ہی کال اٹینشن جمع کروائیں تاکہ Mines and Mineral department کے Concerned وزیر جواب دیں گے۔

حافظ عصام الدین: جمعیت علماء اسلام کے جو دو کارکن عزیز احمد اشرفی صاحب اور عبدالسلام صاحب جنہیں نشانہ کیا گیا خصوصی یعنی منصوبے کے تحت ہمارے بڑے عالم تھے عزیز احمد اشرفی صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں آپ Mines and Mineral کی بات کر رہے ہیں یا کسی اور۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: یہ سپیکر صاحب! دوسرا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ تشریف رکھیں۔ آپ چیزوں کو Confuse کر رہے ہیں مولانا صاحب۔ آپ نے ایک کال اٹینشن لی Mines and Mineral کی بات کرتے کرتے آپ ہوم

ڈیپارٹمنٹ میں چلے گئے۔ دیکھیں کوئی تیار نہیں ہوتا، وقت ضائع ہوتا ہے آپ دو الگ کال اٹینشنز جمع کروائیں تاکہ ہم دونوں ڈیپارٹمنٹ سے آپ کا جواب لے کر آئیں، Concerned Minister آپ کو Satisfy کریں، آپ اگر Satisfy نہ ہوں تو وہی ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں تاکہ کوئی Concrete چیز نکل سکے۔ جی میڈم نعیمہ کشور صاحبہ۔ جی میڈم کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں To the point آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ ابھی پچھلے دنوں ہمارے ایکس فاٹا کے سالار عبدالسلام صاحب کو شہید کیا گیا۔ ہماری حکومت سے گزارش ہے کہ اس کو جس بے دردی سے شہید کیا گیا، اس کی قاتلوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اقدامات کئے جائیں کیونکہ ہم اس کو عزیز اللہ صاحب تو شہید ہوئے، نعیم اللہ صاحب شہید ہوئے ہم اس کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں کیونکہ یہ ہماری جماعت کے اثاثہ تھے، اس ملک کے اثاثہ تھے، سیاست کے لئے انہوں نے قربانیاں دی ہیں، اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ اگر ہم فاٹا میں امن قائم نہ کر سکے تو یہ ہماری بہت بڑی ناکامی ہوگی کیونکہ ہم نے امن کے نام پہ انضمام کیا تھا اور اگر ہم انضمام کے ثمرات دینا چاہتے ہیں تو ہمیں امن بحال کرنا ہوگا۔ تو میری ایک ریکویسٹ ہوگی کہ عبدالسلام سالار کے جو قاتل ہیں ان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو میڈم۔ اختیار ولی صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جو مائیک کھلا ہے آپ کے سامنے یہ لے لیں۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

ے
سب کی ساقی پہ نظر ہو یہ ضروری ہے مگر
سب پہ ساقی کی نظر ہو یہ ضروری تو نہیں

آپ کا بہت مشکور ہوں، آپ نے بڑی دیر میری طرف بھی ایک نظر ڈالی، تھینک یو ویری مچ۔ آنریبل سپیکر، کچھ میں نے توجہ دلاؤ نوٹسز جمع کرائے ہیں، Calling of attentions ہیں، کچھ تحاریک التواء ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں کہ میں ابھی اس پہ بات نہ کروں، وہ آپ کے پاس آجائیں مناسب جو Relevant department ہے اس سے جواب آجائے تو پھر اس پہ بات کر لیں گے لیکن دو چار چیزیں ہیں، ایک میری Personal explanation ہے اس پہ بات کرنا چاہوں گا اور دوسرا یہ لاء

اینڈ آرڈر کی ایک بات تھی، یہاں پہ ڈسکس ہوئی تو میں اس سے Concerned سمجھتا ہوں خود کو بھی صوبے کے عوام کو جو جانی خیل کا واقعہ ہے، وہ تو ہو گیا Settled ہو گیا، جو قیمتی جانیں ہیں وہ تو چلی گئیں انہوں نے تو واپس نہیں آنا لیکن میں یہ اپنے حکمرانوں سے جو ایوان اقتدار میں بیٹھے ہیں میری ان سے اتنی گزارش ہے اور دست بستہ گزارش ہے کہ انصاف کے لئے کیا ہر بار لوگوں کو اپنی لاشیں سڑکوں پر رکھنی پڑیں گی، ایک ایک ہفتہ کے لئے لوگ روتے رہیں گے، وہ لاشیں اٹھا کے آپ کے گھر پہ آئیں گے یا بنی گالہ جائیں گے تو تب جا کے ان کو انصاف ملے گا، ان دھمکیوں کے بعد لوگوں کو انصاف ملے گا؟ جناب سپیکر! ایسا ہونا نہیں چاہیئے، یہ زیادتی ہے اور میں یہ تنقید بھی نہیں ہے یہ میں اصلاح کے لئے اپنے تمام دوستوں سے جو ہمارے چیف منسٹر ہیں آنریبل ان سے بھی، جو گورنر صاحب ہیں ان سے بھی اور جو وزراء صاحبان ہیں ان سے بھی میری درخواست ہے کہ خدا نہ کرے کہ کل کو دوبارہ اگر کوئی ایسا واقعہ رونما ہو تو لاشوں کو سڑکوں پہ آنے سے پہلے ان کی دادرسی ہونی چاہیئے، ان کے پاس جانا چاہیئے، ان کے آنسوں پونچھنے چاہیئے، یہ آپ کی سب کی ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے ورنہ ان ہاؤسوں کی اور ان اقتدار کی ایوانوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا اور جو ہمارے وزراء صاحبان ہیں۔ معاملہ دوسرا وہ بھی Settled ہو چکا ہے، قبائلی اضلاع جو اب Merge ہو چکے جس کو پہلے لوگ علاقہ غیر سمجھتے تھے اور ان کے لوگوں کو بھی غیر سمجھتے تھے، ان کے ساتھ ہمیشہ سلوک بھی غیروں جیسا ہوا لیکن اب تو وہ علاقہ غیر نہیں رہا، اب تو وہ ہمارے وجود کا حصہ بن چکا ہے۔ یہ جو کہتے تھے کہ ہم گورنر ہاؤس کی دیواریں گرادیں گے اور اس پہ ہم یونیورسٹیاں بنائیں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اپنے پوائنٹ آف آرڈر تک محدود رہیں، پلیز۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> کالجز بنائیں گے۔ سر! وہی پہ آرہا ہوں، وہی پہ آرہا ہوں۔ ایک تو اجلاس نہیں بلایا جاتا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں اتنا ٹائم نہیں ہوتا۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> باری نہیں ملتی مل جائے تو پھر سر، آپ کے پاس وقت نہیں ہوتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں بات سنیں میری۔ اختیار ولی صاحب! میری بات سنیں۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> یہاں پہ بھی ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا تو کہاں بولیں گے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری عرض سنیں۔ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں،ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں۔اگر آپ کسی چیز کے اوپر ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ ہے Adjournment motion. You bring the adjournment motion، ہم اس کو ایڈمٹ کرتے ہیں اور پھر اس کے اوپر آپ بات کر سکتے ہیں۔اس ایڈجرنمنٹ موشن پہ آپ بھی کریں گے باقی لوگ بھی بات کریں گے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پہ گھنٹہ گھنٹہ سپیچ کی اجات نہیں ہوتی، میرے پاس ابھی بہت سی ریزولیوشنز پڑی ہوئی ہیں میں آپ کو دو منٹ اور دیتا ہوں۔

جناب اختیار ولی: میری، میں نے ایک Personal explanation بھی دینی ہے لیکن قبائلی اضلاع کے نوجوان طلباء کو جس طرح گورنر ہاؤس کے سائے میں بٹھایا گیا کئی کئی دن تک اور وہ اپنی تعلیم کا حق مانگنے کے لئے رو رہے تھے۔ایسا ہونا نہیں چاہیئے حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور وہ لوگ جن کے لئے وظائف مقرر کئے تھے وہ دوبارہ بحال کئے جائیں، دس سال کا ان کے ساتھ ہمارا معاہدہ ہوا ہے۔ جناب سپیکر! میں آتا ہوں اپنی لاسٹ چیز پہ باقی جو نرسز کا احتجاج ہے یہ پرائیویٹ سکولز کا احتجاج ہے۔ Covid پہ تھوڑی سی بات کروں گا کہ Covid-19 پہ سنتے آئے ہیں کہ ایک ایک مریض پہ پچیس پچیس لاکھ روپے کا خرچ ہوتا ہے، وہ خرچہ کہاں ہوتا ہے آنریبل منسٹر صاحب تو کہہ رہے ہیں کہ ایس اوپیز کا خیال رکھیں۔ایس اوپیز کا تو ہم خیال رکھیں گے جناب منسٹر صاحب ایک سینیٹائزر کی بوتل یہاں بھی ہونی چاہیئے تھی، اس گیٹ پہ بھی ہونی چاہیئے یہاں پہ آپ خود ان چیزوں کا اگر خیال نہیں کریں گے تو کون کرے گا؟ یہ ہاتھ ہوتے ہیں جو Carrier ہوتے ہیں، یہ ہاتھ لگا یا اور یہاں پر جراثم لگ گئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو یہ آرڈر دیا تھا کہ ہر گیٹ کے اوپر سینیٹائزر کی بوتل ہو۔

جناب اختیار ولی: ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! چیک کریں ایم پی اے صاحب کہتے ہیں کہ گیٹوں پہ سینیٹائزر نہیں ہیں۔

جناب اختیار ولی: اب سر، میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: تو Make it sure کہ ہر گیٹ پر سینیٹائزر ہونا چاہیئے۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر صاحب! میری ریکویسٹ ہے کہ Covid-19 کے ساتھ اگر آنریبل منسٹر فرما رہے ہیں کہ اسی کے ساتھ لے کر، اس کے ساتھ ہم نے چلنا ہے اسی کے ساتھ جینا ہے تو جناب سپیکر، بازار کھلے ہیں، دنیا کا پورا روزگار چل رہا ہے، دنیا کا پورا انظام چل رہا ہے کسی چیز میں فرق نہیں آ رہا ہے۔ تو

جناب سپیکر، سکولز بھی کھلنے چاہئیں۔ یہ پرائیویٹ ایجوکیشن کے لوگ جو کل احتجاج کر رہے تھے یہاں پہ، ان کو بھی ایس او پیز کے تحت کھولا جائیں اور جو سرکاری سکولز ہیں، یونیورسٹیاں ہیں ان کو بھی کھولا جائیں۔ جناب سپیکر، تمام طلباء اس وقت تعلیمی اداروں سے ہٹ کر وہ کچھ منشیات کی طرف جا رہے ہیں اور کچھ لوفر بنتے جا رہے ہیں۔ تو میری درخواست ہے اس پہ بھی غور کیا جائے اگر سندھ میں کوئی علیحدہ ان کا اپنا ایک طریقہ کار بن سکتا ہے۔ آپ دیکھیں کل میں سعید غنی صاحب کی پریس کانفرنس سن رہا تھا کہ خیبر پختونخوا اور پنجاب کے آمد و رفت اور ان کے جہازوں کو روکا جائے۔ مجھے بڑا دکھ ہوا، مجھے اس بات پہ بڑا دکھ ہوا کہ اب ایک دوسرے سے اتنے دور رہیں گے اور فاصلوں پہ رہیں گے۔ آپ اپنا کوئی قانون بنائیں، آپ کے پاس تھنک ٹینک ہیں، آپ کے پاس پڑھے لکھے لوگ ہیں، نہیں ہیں تو اپوزیشن کو بلائیں ہمیں پاس بٹھائیں ہم آپ کو بتائیں گے کہ ایس او پیز کے تحت اداروں کو اور تعلیمی اداروں کو کس طرح چلایا جا سکتا ہے۔ Let me come to the last point میں آتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، لاسٹ ٹائم شوکت یوسفزئی صاحب آنریبل منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، انہوں نے کہا تھا کہ اختیار ولی صاحب کو پی ٹی آئی کے کارکنوں نے ووٹ دے کر جتایا ہے ورنہ یہ تیس سال اور بھی محنت کرتے تو شاید یہ نہ جیت پاتے۔ Shaukat Yousafzai Sahib! For your kind information میں وہ بندہ ہوں جس کو 2018 اور 2013 میں اٹھا کے باہر پھینکا گیا تھا ورنہ میں ہاؤس میں پہلے آ چکا ہوتا اور دوسرا آپ کے لئے یہ کوئسچن مارک ہے کہ آپ کے تحریک انصاف کے کارکن اٹھ کر مسلم لیگ نون کے نشان پر، شیر پر مہر لگا کر مجھے ووٹ دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شکست تسلیم کر لی اور آپ کے اپنے کارکن کو آپ کی حکومت پر اور کارکردگی پر عدم اعتماد کا وہ اعلان کرتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: آپ بات کرتے ہیں لیاقت خٹک کی، ہال میں سامنے بیٹھے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر فار ہیلتھ۔ شوکت یوسفزئی صاحب۔ (مداخلت) آپ کی کمپلیٹ ہو گئی ہے بس اس سے زیادہ نہیں ہے اختیار ولی صاحب! Don't mind۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ان باتوں کا بھی کیا جواز ہے اس وقت کرنے کا، ہاؤس کا آپ کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ Ji Minister Health, Minister respond, please. جو Covid کی بات کی ہے انہوں نے، سکولوں کی بات کی ہے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: I can't give you one hour please be seated، تشریف رکھیں، اختیار ولی صاحب! تشریف رکھیں، This is not Chowk Yadgar, please take your seat, take your seat please, take your seat please. Please take your seat, Answer سنیں جی۔

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ وصحت): سپیکر صاحب! میں تو اختیار ولی صاحب کو مبارکباد بھی دیتا ہوں کیونکہ میں نے ان سے، اس دن جو ہے وہ ملاقات نہیں ہوئی تھی اور مجھے بڑی خوشی ہوئی باقی جواب شوکت بھائی دیں گے لیکن چونکہ انہوں نے Covid پہ بات کی اور انہوں سینیٹائزر کے بارے میں اتنا جو وہ تھا اور آپ نے ڈائریکشنز بھی دیں مجھے وہ خیر زیادہ تقریر سمجھ نہیں آئی لیکن چونکہ Covid کے بارے میں بات کر رہے تھے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور انہوں نے کہا کہ پچیس لاکھ روپیہ Per patient خرچ آیا ہے۔

وزیر خزانہ وصحت: کس چیز پہ جی؟

جناب سپیکر: علاج کے اوپر Per patient۔

وزیر خزانہ وصحت: پچیس سر، یہ وہ پرانی بات ہے وہ مطلب نکال رہے ہیں لیکن یہ نصیحت میں ضرور کروں گا ان کو کہ اتنی لمبی تقریر، اللہ نہ کرے کہ ان کو وہ اگر وائرس ہو تو وہ بغیر ماسک کے نہیں کرنی چاہیئے Because وہ بھی جو ہے ایس اوپیز کا حصہ ہے۔ تو وہ تو انہوں نے ایس اوپیز کی دھجیاں ہی اڑادی کیونکہ ماسک کے بغیر تقریر کرنا سارا وائرس جو ہے وہ پھیل گیا ہوگا باقی جواب شوکت بھائی جو ہے وہ دے گا۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، پہلی دفعہ اسمبلی میں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہ بچے نہیں لڑتے ایک مہینے پہلے لڑتے ہیں ایک مہینے سامنے آجاتے ہیں کہتے ہیں "تا ماته دا وئیلی وو"، وہ تو اسمبلی کی بات ہوتی ہے جب آپ نے بات کی تو اس کا جواب آپ کو مل چکا ہوتا میرے خیال سے تھوڑی سی آپ کو سمجھ آجائے گی اسمبلی کے طور طریقے۔ یہ بات ہوتی

ہے اسی وقت جواب دیا جاتا ہے، یہ بچوں کی طرح لڑتے نہیں ہیں یہاں آ کے، ہم نے کسی سے لڑنا نہیں ہے ہم نے جناب سپیکر، جناب سپیکر! ہم نے لڑنا نہیں یہاں پہ یہاں پہ بات کرنی ہوتی ہے، یہ تھوڑی سے جو میرے بھائی ہیں میرے خیال سے اگر آپ کوئی تربیتی ورکشاپ رکھ لیں اسمبلی کے اندر تو اچھا ہو گا جناب سپیکر، کیونکہ یہ ہر ایک کو پھر اس طرح جواب دینا اس طرح، یہ میں جناب سپیکر، جو اختیار ولی صاحب کی ایک چیز کو داد دوں گا جو شعر و شاعری کیونکہ انسان جب عشق میں ناکام ہوتا ہے تو وہ شعر و شاعری بہت زیادہ کرتا ہے اور یہ بے چارہ بار بار ہار تا رہا ہے تو شاید اس کی شاعری میں بڑی، چونکہ مجھے ایک شعر بھی نہیں آتا ہے تو اس لئے میں شعر نہیں کہوں گا۔ جناب سپیکر، انہوں نے بڑی اچھی بات کی اور میں چاہوں گا کہ اس پہ ضرور بات ہو کہ جو انہوں نے امن کے حوالے سے بات کی جو لاشوں کے حوالے سے بات کی۔ میں اپنے بھائی کو یاد دلاؤں گا ماڈل ٹاؤن۔ میری یہاں بہنیں بھی بیٹھی ہیں ماڈل ٹاؤن کے اندر مسلم لیگ کے دور میں جو وہاں شہباز شریف وزیر اعلیٰ تھا، اس دور میں جس طرح ڈائریکٹ خواتین کو مارا گیا گھسیٹا گیا تو ماڈل ٹاؤن میں تو ان کا اپنا گھر تھا تو ان کو تو انصاف نہیں ملا، وہ تو انصاف مانگنے کے لئے ان کو پھر کتنے دن دھرنا دینا پڑا۔ تو میرے خیال میں اختیار ولی صاحب اس وقت تک شاید ان کی عمر کم ہو گی پھر، شاید ان کو نہیں پتہ تھا کہ وہ جو لاشیں ہیں وہ بھی مسلمان تھے، وہ بھی پاکستانی تھے، وہ بھی خواتین تھیں، نوجوان تھے، بوڑھے تھے، جس طرح ان کو گھسیٹا گیا آج بھی اگر ان کا ٹریلر چل جائے جناب سپیکر، اس اسمبلی کے اندر تو میرے خیال میں آپ سب کی آنکھوں میں آنسو ہوں گے لیکن ان کی آنکھوں میں آنسو نہیں ہوں گے، یہ تب بھی کہیں گے کہ نہیں یہ اچھا ہی ہوا۔ میرے خیال میں پہلے تو اس پہ قوم سے معافی مانگ لی جائے لیکن بد قسمتی سے جنھوں نے معافی مانگنی تھی، جنھوں نے معافی مانگنی تھی وہ تو باہر چلے گئے۔

جناب اختیار ولی: آپ سے جو سوال پوچھا گیا ہے اس پر آئیں، آپ Irrelevant باتیں کر رہے ہیں۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! تھوڑے سے، تھوڑے سے پارلیمانی آداب سکھائے جائیں۔

جناب اختیار ولی: وہ ہم نے آپ سے نہیں سیکھنے اس کے لئے ہمارے پاس آپ سے بہتر لوگ موجود ہیں۔

وزیر محنت وثقافت: پارلیمانی آداب سکھائے جائیں کہ جب منسٹر بولتا ہے تو سننا پڑتا ہے یہ کوئی چوک یادگار نہیں ہے میرے بھائی۔ یہ چوک یادگار نہیں ہے اور نہ یہ آپ کا کوئی جلسہ گاہ ہے نہ یہاں پہ کوئی الیکشن ہو رہا ہے۔ مہربانی کریں سنیں، ہمت کریں۔

جناب اختیار ولی: آپ کو تربیتی ورکشاپ میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: No Cross talk please، ابھی فلور شوکت یوسفزئی صاحب کے پاس ہے، ابھی شوکت یوسفزئی صاحب کے پاس فلور ہے، پلیز ان کو موقع دیں۔ اختیار ولی صاحب! پہلے آپ کے پاس تھا فلور اب ان کے پاس ہے۔

وزیر محنت وثقافت: نہیں میں ان کی بات کا برا نہیں مناتا ان کو ٹائم لگے گا سیکھنے میں پارلیمانی آداب لیکن سیکھیں، میں یہ کہتا ہوں کہ سیکھیں اچھی بات ہے۔ تو میں۔۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: جناب سپیکر! ان کو ضرور اس تربیتی ورکشاپ میں بھیجیں کیونکہ ان کو اس کی بہت ضرورت ہے۔

وزیر محنت وثقافت: اچھا جناب سپیکر، آج، آج اگر شریف فیملی کے اوپر کوئی مصیبت آئی ہے نا جناب سپیکر، تو اس ماڈل ٹاؤن کی وجہ سے آئی ہے جس میں جس بے دردی کے ساتھ لوگوں کو مارا گیا تھا آج اللہ کے فضل سے اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ جو ہے حق ہے اور آپ کسی پہ ظلم کریں گے جناب سپیکر، ظلم جو ہے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرتا۔ تو جو ماڈل ٹاؤن کا ظلم تھا، اللہ دکھا رہا ہے ایسا ایسا دکھا رہا ہے نا کہ قوم دیکھ رہی ہے کہ سات مرتبہ حکمران رہے ہیں مسلسل پنجاب کے اندر، یہ ہمیں بات کرتے ہیں ترقی کی اور اس کی۔ جائیں پنجاب میں جا کے دیکھیں نا، وہ سارے چھوڑیں NA-20 کو دیکھیں، 120 جو ان کا حلقہ ہے اس کو دیکھیں، اس کے۔ اس کے حالات جناب سپیکر، کچی۔۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: جو سوال پوچھا گیا ہے اس کا جواب تو دیں نا پنجاب کی ترقی بہت زیادہ ہے۔

وزیر محنت وثقافت: میرے خیال سے ان کو ذرا سمجھائیں سر، یہ کیا ہے یہ تو بالکل وہ بچگانہ سے بھی گزرنے ولی بات ہے، ان کو تکلیف کیا ہو رہی ہے، ان کو تکلیف کیوں ہو رہی ہے؟ میں نے۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: اختیار ولی صاحب! ابھی فلور تو آپ کے پاس نہیں ہے پھر دے دوں گا آپ کو اگر ضرورت ہوئی تو۔ وائنڈاپ شوکت بھائی۔

وزیر محنت وثقافت: سر! میرے خیال سے اسمبلی اور چوک یادگار میں فرق ہونا چاہیئے یہ بے چارے نئے آئے ہیں، جذباتی ہیں میں ان کے جذبات کی قدر کرتا ہوں لیکن جذبات غلط جگہ پر استعمال کر رہے ہیں

تھوڑا سا سنیں، سیکھیں۔ آپ کو سیکھنا پڑے گا۔ (مداخلت) یہ ساری چیزیں، دیکھیں اس طرح نہیں ہوتا ہے۔

<u>جناب اختیار ولی:</u> آپ سے نہیں سیکھنی، سیکھنے کے لئے ہمارے پاس آپ سے اچھے لوگ ہیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت:</u> آپ نگہت بی بی کے ساتھ بیٹھے ہیں لیکن آپ دیکھیں وہ بڑی، وہ چار، چوتھی مرتبہ اسمبلی میں بیٹھی ہیں، بڑی سینیئر ہیں اور وہ جب بات کرتی ہیں ناتوان کی بات میں وزن بھی ہوتا ہے۔ تو آپ سیکھیں ان سے، اچھی بات ہے۔ جناب سپیکر، Merged areas کی بات ہوئی۔ میں یہ ان سے ضرور عرض کروں گا کہ Merged areas کی فکر نہ کریں وہاں پہ بہت بڑا ترقیاتی پیکج رواں دواں ہے۔ ان شاء اللہ سڑکیں بھی بن رہی ہیں، وہاں پہ ہاسپیٹلز بھی بن رہے ہیں، وہاں سکولز بھی بن رہے ہیں، کالجز بھی بن رہے ہیں اور ان شاء اللہ ہم آپ کو لے جائیں گے وہاں پہ۔ آپ اگر تھوڑا سا یہ جو اس کی، کونسی پٹی ہوتی ہے جو آنکھوں پہ باندھی جاتی ہے؟ وہ اگر آپ ہٹادیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بہت کچھ نظر آ جائے گا۔ اس وقت آپ کو بس سب، سب، سب، اس سب سے نکلیں ذرا، باہر جائیں آپ ان شاء اللہ بڑی بہار آ رہی ہے، بہار کا موسم ہے، آپ کو بڑی خوبصورتی بھی نظر آئے گی اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہ فاٹا جو ہے نا اس کی جن لوگوں نے مخالفت کی تھی آج وہ بھی چاہتے ہیں کہ فاٹا میں کام ہو۔ تو ہم ان شاء اللہ تعالیٰ فاٹا کے عوام کو مایوس نہیں کریں گے اور جو سات مرتبہ، سات مرتبہ مسلسل پاکستان کا جو سب سے بڑا صوبہ ہے پنجاب، جو اس کے وسائل لوٹے گئے، اس کی وسائل کو بے دردی کے ساتھ اس کے، اس کا بھی حساب دینا پڑے گا۔ جناب سپیکر، دوسری نوجوانوں کی بات کی۔ نوجوانوں کے لئے آپ کو پتہ ہے جناب سپیکر، کہ ان کی بے روزگاری ختم کرنے کے لئے، ان کے لئے روزگار بنانے کے لئے اور زبردست پیکج دیا گیا ہے اور باقاعدہ قرضے دیئے جارہے ہیں، نوجوانوں کو بلا سود قرضے دیئے جارہے ہیں۔ تو میرے خیال سے ان کی آپ فکر نہ کریں۔ باقی یہ اسمبلی ہے، شاید ان کو یہ نہیں پتہ تھا کہ یہ وزیر صحت کا کام نہیں ہے یہاں پہ سینیٹائزر رکھنا۔ وہ بھی ایک اسمبلی کا ممبر ہوتا ہے، یہ سینیٹائزر رکھنا اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہوتا ہے، تو یہ بھی میں آپ کو ذرا وضاحت کر دوں۔ باقی جو ایس او پیز کی بات کی ہے تو خوشی ہو رہی ہے، خود تو انہوں نے ماسک نہیں پہنا ہے جس طرح اس کے لیڈرز نہیں مانتے ایس او پیز کو، اسی طرح آج یہ بھی نہیں مان رہے، بیٹھے ہوئے ہیں آرام سے بغیر ماسک پہنے ہوئے تو مہربانی کریں خود بھی ماسک پہنیں اور اپنے لیڈرز کو بھی بتائیں کہ عوام کو اس میں نہ جھونکیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے اور یہ جو چھوٹے چھوٹے آپریشنز ہیں ان کے لئے باہر نہ جایا

کریں ادھر ہی آپریشن کر لیا کریں بہت اچھے اچھے ہاسپیٹلز ہیں اور ایک اور بات میں کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، یہ میں ان سے ریکویسٹ کروں گا جناب سپیکر، اختیار ولی صاحب سے کہ یہ اپنے حلقے کے عوام کی بات کریں، ان کے لئے جو مشکلات ہیں یہ کسی کو خوش کرنے کے لئے اپنا وقت ضائع کرنے نہ آیا کریں۔ آئیں اسمبلی میں اپنے حق کی بات کریں، اپنے حلقے کی بات کریں، عوام کی بات کریں کیونکہ نئے ہیں تو میں ان کو مشورہ دوں گا کہ بجائے اس کے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے لیڈرز سنیں گے اور میں نے بڑا کارنامہ کیا، اپنا وقت ضائع کریں گے کل پھر آپ نے ان عوام کے سامنے جانا ہے۔ بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! یہ قراردادیں پڑی ہوئی ہیں پہلے یہ قراردادیں لے لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> قراردادیں ہم نے روک لی ہیں اگلے دن کے لئے کیونکہ ابھی تک یہ گورنمنٹ کی اس پہ رائے نہیں آئی ہوئی اور وہ ایڈمٹ ہی نہیں ہو سکی ہیں۔ جی سردار یوسف صاحب!۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر! یہ قراردادیں بہت ضروری تھیں، ان میں وزیر اعلیٰ صاحب سے دستخط شدہ بھی تھیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> گورنمنٹ سے Permission لیں نا۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> شکریہ جناب سپیکر، پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ ہی نے ابھی یہاں کہا کہ ڈیبیٹ کے لئے کوئی اگر چیز ہوتی ہے، ایڈجرنمنٹ موشن ہوتی ہے، وہ لائی جائے لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ شوکت یوسفزئی صاحب نے ڈیبیٹ شروع کر دی اور ابھی جو ایک کوسچین تھا، جو بات تھی اس کا جواب سیدھا دے دیتے لیکن ہم تو کہتے ہیں کہ ہم تو تیار ہیں ڈیبیٹ کے لئے جو ہمارے وقت کا دور تھا، جو اس وقت مسلم لیگ کا دور تھا اور یہ موازنہ کر لیں، ڈیبیٹ رکھ لیتے ہیں ابھی بڑی اچھی بات ہے، اس کے لئے جتنے گھنٹے بھی مختص کریں کر لیں۔ اس میں پنجاب بھی آجائے گا، اس میں خیبر پختونخوا بھی آجائے گا، پاکستان آجائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ٹریننگ کی بڑی اچھی بات کی، سب سے پہلے تو وزراء کو ٹریننگ دی جائے کہ ان کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے اور کس طرح انہیں جواب دینا چاہیئے بہرکیف جناب سپیکر، میری یہ ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ ہزارہ میں واحد ایک سکاؤٹس کیڈٹ کالج بٹراسی میں تھا اور وہاں پر یعنی اس کالج نے اتنے کم عرصے میں جو بڑی اچھی مطلب ہے ترقی کی اور ابھی اس کی تقریباً آٹھ سو تعداد ہے سکاؤٹس کیڈٹ کالج بٹراسی کی جی، لیکن پچھلے دنوں سے بچوں نے وہاں ہڑتال بھی کی، وہاں کے پرنسپل کو وہاں سے فوری طور پر ہٹا دیا گیا۔ جب بورڈ آف گورنرز نے جناب سپیکر، یہ طے کیا تھا، Minutes طے ہوئے ہیں، اس کی

Extension recommend کی تھی لیکن اس کے باوجود بغیر اس کے کہ ان کو کہا کہ آپ استعفیٰ دیں۔ وہاں کے جو ریٹائرڈ بریگیڈیئر عبدالحفیظ صاحب ہیں، وہ جب سے آئے جناب سپیکر، وہ جب سے آئے ہیں تو ایجوکیشن کا جو ایک معیار تھا وہ معیار بھی بہت بہتر ہوا اور پورے پاکستان کے طلباء اور تقریباً پاکستان سے (نہیں) باہر سے بھی طلباء اس میں داخلہ لے رہے ہیں۔ تقریباً آٹھ سو کی تعداد اس وجہ سے تھی، لوگ بڑی دور دراز سے سفارشیں بھی کرتے تھے کہ داخلہ مل جائے لیکن چونکہ ایک میرٹ پر داخلہ ملتا تھا تو اس کالج کی بہت اچھی ایک Reputation رہی ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جو چیئرمین ابھی آئے ہیں اس کو کچھ اناء کا مسئلہ بنا کر اور پرنسپل کو کہا کہ آپ استعفیٰ دے دیں حالانکہ بورڈ آف گورنرز نے اس کی Extension recommend کی تھی اور اس کے لئے باقاعدہ Minutes بھیجے تھے جس میں ساری چیزیں تھیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایڈورڈز کالج کی بات کر رہے ہیں؟

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> ایڈورڈز کالج کی بات کر رہے ہیں؟

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> نہیں بٹراسی، سکاؤٹس کیڈٹ کالج بٹراسی کی بات ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> سکاؤٹ کیڈٹ کالج بٹراسی۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> ہاں سکاؤٹس کیڈٹ کالج بٹراسی کی بات کر رہا ہوں۔ ابھی یعنی ایک Reputation بھی اس کی خراب ہو رہی ہے اور یہ بغیر اس وجہ سے حالانکہ وہ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر ایجوکیشن موجود ہیں یا نہیں ہیں۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> حالانکہ وہ بریگیڈیئر صاحب نے بڑی محنت کی ہے، بریگیڈیئر صاحب نے وہاں کام کیا ہے اور جب سے آئے ہیں کالج کا معیار بھی بہت اچھا ہوا ہے اور ریکارڈ کی بات ہے لیکن ایک شخص پتہ نہیں اپنی اناء کا مسئلہ بنا کر اس کو وہاں سے فارغ کر رہے ہیں۔ اب جو وہاں بچوں نے بھی احتجاج کیا حالانکہ کبھی کسی جگہ نہیں ہوتا، انہوں نے بھی احتجاج کیا لیکن ویسے ایسے الزام لگا کر، بے بنیاد الزام لگا کر اس کو اور کالج کو وہ میرا خیال ہے بدنام کرنا چاہتے ہیں، اس کی Reputation خراب کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ فوری طور پر نوٹس لینا چاہیئے کہ ایسے ادارے جہاں مطلب ہے کہ ایک اچھی معیاری تعلیم بھی ہوتی ہے اور ان کو کوئی ایک شخص اپنی اناء کا مسئلہ بنا کر اس کو بدنام کرے، ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔ تو

پرنسپل جو ہے بریگیڈئیر (ر) عبدالحفیظ کو واپس وہاں پر بھیجا جائے، اس سے استعفیٰ مانگا، اس نے استعفیٰ نہیں دیا، اس کو Terminate نہیں کیا تو ویسے ہی مطلب ہے اس کو کہا جی آپ نہیں آ سکتے۔ تو اس کے خلاف ضرور کارروائی ہونی چاہیئے جی اور ادارے کو بہتر طریقے سے چلنا چاہیئے۔ اس لئے یعنی یہ بات میں حکومت کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں جس کی ذمہ داری ہے اس پر عمل کیا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بابر سلیم سواتی صاحب۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> جناب سپیکر! یہ سردار صاحب نے ایک بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے۔ سکاؤٹس کیڈٹ کالج ایک بڑا Outstanding Institution ہے، وفاقی طور پہ اسے کنٹرول کیا جا رہا ہے، یہ ایبٹ آباد بورڈ کے ساتھ منسلک ہے۔ اس میں جو سب سے بڑا پرابلم ہے کہ اس کا بورڈ آف گورنرز سارے کا سارا وفاق سے یہاں پہ لایا گیا ہے اور اس کے اوپر ہمارے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا وہ کنٹرول ہمیں نظر نہیں آتا جس کی وجہ سے گاہے بگاہے یہ پرابلمز پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو بریگیڈیئر حفیظ صاحب ہیں، یہ بڑے Competent آدمی ہیں اور انہوں نے بڑا Uprise دیا ہے اس کالج کو اور یہ پاکستان کے مثالی انسٹی ٹیوشنز میں سے ہے۔ تو جناب! ہم اس پہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے وزیر تعلیم صاحب اور سیکرٹری ایجوکیشن کو یہ ہدایت کی جائے کہ اس مسئلے کو دیکھا جائے۔ یہ ہمارے صوبے کا ایک بڑا سرمایہ ہے یہ کالج اور بہت اچھی پرفارمنس ہے اس کی، اس نے بہت جلد جو ہے پاکستان کے Topmost institutions میں اپنا نام Add کر دیا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بتائیں کہ بریگیڈیئر حفیظ صاحب کو کس نے ہٹایا ہے یا کس نے کہا ہے کہ نہ آئیں، پراونشل گورنمنٹ نے یا فیڈرل نے؟

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> نہیں جی یہ سکاؤٹس کے Under ہے اور سکاؤٹس کا اپنا بورڈ ہے۔ جو چیف سکاؤٹس ہیں وہ اس کو Lookafter کرتے ہیں، جو ابھی چیئرمین آئے ہیں اس کے تو انہوں نے اس کو یہ سارا وہ کیا ہے جی اور بورڈ آف گورنرز کے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ویسے میں خود آپ دونوں آنریبل ممبرز نے جو بات کی ہے، میں Personally fully convince ہوں کہ بریگیڈیئر صاحب جو ہیں ان کا برن ہال کا، سینیئر برن ہال کا بیک گراؤنڈ ہے، انہوں نے برن ہال کو بھی بہت اوپر لے کر گئے اور کیڈٹ کالج بڑا اسی کو بھی اور میں نے Personally بھی ان کے Functions میں گیا۔ This is a news for me آج جو میں سن رہا ہوں آپ سے کہ ان

کوروک دیا گیا ہے تو Its better کہ آپ اس پہ ریزولیوشن لے آئیں۔ (مداخلت) ریزولیوشن ٹھیک نہیں ہے، کیوں جی؟ یہ سکاؤٹس اس کو کرتے ہیں، فیڈرل گورنمنٹ سے ہے، ریزولیوشن جی۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: نہیں سر، یہ ایبٹ آباد بورڈ کے ساتھ منسلک ہے تو اس لئے منسٹر ہیلتھ اس کو، منسٹر ایجوکیشن اس کی دیکھ لیں گے۔ سر، میرا خیال ہے یہ Matter ان کی Jurisdiction میں آتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اوکے۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: یہ ہمارا پراونشل وہ ہے، یہ ایبٹ آباد بورڈ کے ساتھ منسلک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں، کیا کرنا چاہیئے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون)</u>: جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بریگیڈیئر صاحب کو میں بھی ذاتی طور پر خود جانتا ہوں لیکن جس طرح آپ نے کہا آپ کے لئے نیوز ہے میرے لئے بھی یہ نیوز ہے۔ جناب سپیکر، I think جس طرح بابر خان نے فرمایا ہے Let Minister Higher Education کہ آپ یہاں رولنگ دے دیں تاکہ -----

<u>Mr. Speaker</u>: Elementary-----
<u>Minister Law</u>: I don't know if it's a college or school.
<u>Mr. Speaker</u>: It's a school, higher secondary.
<u>Minister Law</u>: It's a school.
<u>Mr. Speaker</u>: Upto FSc they consider it a School.

<u>وزیر قانون</u>: تو جناب سپیکر، ذرا سارے Facts پہلے سامنے آجائیں تو پھر آدمی اس کے اوپر آگے کوئی جو بھی لائحہ عمل ہے جہاں بھی اگر فیڈرل گورنمنٹ سے بات کرنی ہے، فیڈرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے بات کرنی ہے یا جس ادارے سے بھی کرنی ہے-----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم سیکرٹری ایلیمنٹری سے رپورٹ لے لیں۔

<u>وزیر قانون</u>: جی سیکرٹری ایلیمنٹری سے جناب سپیکر! اگر اس کے اوپر سارے Facts کے اوپر ایک رپورٹ لے لیں اور اس کے اوپر آگے پھر ہم اپنا لائحہ عمل طے کر لیں جو بھی کرنا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: So I direct the Secretary Elementary, to please submit report regarding this entire case کہ What happened and why ان کو کہا گیا کہ Don't come to the College within a week time اور اس وقت تک اس کیس کو نہ چھیڑا جائے۔ جی نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب بہادر خان: یو منټ صاحبه! زه یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! میرے پاس تو آپ کا کوئی نام نہیں ہے۔

جناب بہادر خان: تاسو ما پاڅوئ یو دوه منټو له۔ شکریه۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب! دو منٹ کا مطلب ہے۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب! زه یو منټ خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی بہادر خان صاحب! دو منٹ کا وقت۔۔۔۔۔

جناب بہادر خان: شکریه صرف سپیکر میں یو خو د کورونا ایمرجنسی ده او یو د آټا ته، وړو ته آټا لمبې قطارونه ولاړ وی او په چار لاکھ چالیس هزار په آبادئ باندې چھ سو پیکټ ورکوی، څلور پینځه سوه واړه واړه پیکټونه او یو بل رمضان مبارک راروان دے مهربانی اوکړئ د دې په هنګامی توګه باندې د دې خلقو د وړو بندوبست اوکړئ او یو ئې کوالټی بنه نه ده پکار ده چې دا کوالټی بنه کړئ۔ منسټران صاحبان زما خیال دے هغه کوم چې دے Concerned هغه خو نشته دے ، ستاسو په وساطت باندې زه دا درخواست کومه چې په فوری طور د ډی سی دیر پائیں نه دارپورټ رااوغواړی چې څومره د دې ضرورت وی، د ضرورت مطابق د غنم د دې رمضان د میاشتې نه مخکښې مخکښې د دې د وړو بندوبست اوکړی، وړه ورته پوره کړئ او د آټا دا کوالټی ټهیک کړئ، دا کوالټی ئې ټهیک نه ده، د دې د پاره درخواست کومه دا چې په فوری طور اوکړئ۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دیر پائیں میں آٹے کی جتنی ضرورت ہے اتنی سپلائی نہیں ہے اور اس کی کوالٹی بھی ٹھیک نہیں ہے تو منسٹر فوڈ کو میں ہدایت کرتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ بیٹھیں اور ڈپٹی کمشنر سے بھی بات کریں اور جو اس علاقے کی ڈیمانڈ ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ نگہت اورکزئی صاحبہ! ریزولیوشن جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، میں جلدی جلدی میں یہ میری Club دو دو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے Rules relax کروائیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اچھا جی۔ 240 کے Under 124 کو میں Relax کروا کے میں اپنی قراردادیں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ sorry 124۔

<u>Mr. Speaker:</u> Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move the resolutions? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. Rule is suspended.

قراردادیں

<u>جناب سپیکر:</u> جی نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی جناب! یہ ایک Club، میری دو ریزولیوشنز ہیں لیکن Club ہیں، اس میں یہ ہے کہ:

ہرگاہ کہ یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ جس طرح صوبہ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ نے نشترہال میں Disable کوٹے کو 2% سے بڑھا کر 4% کا اعلان کیا تھا تو وزیر اعلیٰ صاحب کے وعدے کے مطابق اس ایوان سے استدعا ہے کہ Disable کوٹے کو چار فیصد تک بڑھایا جائے اور اس کا نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔

میرے ساتھ یہ اخبارات کی Cuttings بھی ہیں جس میں کہ سی ایم صاحب کا جو ہے تو وہ آیا ہے اور سی ایم صاحب کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اپنے سٹاف کو یہ کہہ بھی دیا ہے کہ اس کو پراسیس کریں۔ دوسری اس کے ساتھ Club ہے کہ:

ہرگاہ کہ پاکستان میں جو ہے تو وہ 52% آبادی جو ہے وہ عورتوں کی ہے اور ہر جو ہے تو جب آسامیاں نکلتی ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کہاں سے آپ پڑھ رہی ہیں میرے پاس تو یہ دونوں نہیں ہیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> یہ لے لیں میں زبانی پڑھ لوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی کونسی ہے۔ میرے پاس چار ریزولیوشنز ہیں دو نگہت بی بی کی ہیں اس میں، جی نگہت بی بی!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی سر، یہ اس کے ساتھ ہی Club ہے۔

ہر گاہ کہ عورتوں کی Percentage جو ہے تو وہ 52% ہے پاکستان میں اور میں اس صوبائی اسمبلی کے توسط سے یہ وزیراعلیٰ صاحب اور تمام صوبائی گورنمنٹ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جیسا کہ 35% جو ہے وہ صوبہ پنجاب جو کہ انڈیا میں ہے، وہاں پہ ہیں اور ہمارے پاکستان کے صوبہ پنجاب میں 15% ہے تو ہمارا 10% سے 15% کوٹہ جو ہے تو وہ عورتوں کے لئے مختص کیا جائے ہر محکمہ میں۔ تو میں یہ دونوں جو ریزولیوشنز ہیں، وہ میں ہاؤس کے اندر میں نے پیش کر دیئے ہیں اور آپ اس کو۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو Disparity نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھ لیں سر۔

جناب سپیکر: جی شوکت بھائی کوئی یہ کہتی ہیں کہ خواتین کا بھی کوٹہ مقرر کیا جائے 10 سے 15 تو یہ تو Open competition ہے، اس میں آپ دیکھیں بوائز کالجوں میں جائیں بی ایس پروگرام جہاں پہ ہیں تو وہاں 70% گرلز ہیں On merit boys are just thirty percent in the colleges and فیوچر مجھے بوائز کا یہ نظر آتا ہے کہ یہ کچن سنبھالیں گے اور خواتین آگے جائیں گی۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و ثقافت): جناب سپیکر! میرے خیال سے جو Gender discrimination ہے یہ نہیں ہونا چاہیئے اور میں تو اس کے حق میں نہیں ہوں کیونکہ Already جو ہمارے جب بھی، آپ بورڈ کے Exam اٹھا کے دیکھ لیں جب امتحان ہوتا ہے اس میں خواتین یا جو ہماری بچیاں ہیں، وہ سب سے زیادہ نمبر لیتی ہیں، لڑکوں سے بھی زیادہ نمبر لیتی ہیں تو میرے خیال سے یہ تو Competition ہے، اس کو ختم نہ کریں ورنہ پھر وہ اسی طرح بیٹھ جائیں گے آرام سے جس طرح آپ آرام سے آ کے بیٹھ جاتی ہیں تو میرے خیال میں ان کو Competition میں رہنے دیں اور اگر یہ مطالبہ ہماری طرف سے نہیں آ رہا ہے تو آپ کی طرف سے بالکل نہیں آنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی کا مائیک کھولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ایک تو پتہ نہیں ان کو میرے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ سر، میں چاہتی ہوں کہ عورت جب آتی ہے جیسا کہ سول سروسز میں ہیں، اگر ان کا کوٹہ بڑھا کے 15% کر دیا جائے گا تو آپ کی پولیس میں وہاں پہ Percentage جو ہے وہ عورتوں کے لئے بالکل ناکافی ہے جس کی وجہ سے جب مرد جاتے ہیں Raid کرنے کے لئے کسی کے گھر پہ تو پولیس۔۔۔۔

جناب سپیکر: گورنمنٹ کا مؤقف آگیا کہ This is gender discrimination worst then،
ٹھیک ہے اور Internationally بھی یہ بات ایسی ہی ہے کہ There shouldn't be any gender discrimination.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اوکے، اوکے۔ اوکے میں یہیں آپ سے، میں آپ سے درخواست کرتی ہوں، نہیں سر! ٹھیک ہے میں لائی ہی اسی لئے ہوں، میں لائی ہی اسی لئے ہوں کہ پھر ان کو بھی Gender discrimination اس اسمبلی میں بھی بند کر دینی چاہیئے پھر ہمیں Reserve seat پہ کیوں کہتے ہیں کہ آپ Reserve seats آئے ہیں، ہمارے فنڈز کہاں ہیں، ہمیں فنڈز کیوں نہیں دیا جاتا، ہمیں جو ہے وہ تمام Facilities کیوں نہیں دی جاتی ہیں جو کہ ایک مرد کو حاصل ہے جناب سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: مردوں کے ساتھ تو ویسے بھی Discrimination ہو رہی ہے، اسی ہاؤس کو دیکھ لیں جہاں یہ Elected لوگ ہیں، آپ کے لئے یہ Option ہے کہ آپ ان کے سیٹوں پہ بھی کھڑے ہو سکتے ہیں اور Reserve seat پہ آسکتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ سیٹیں جس میں کہ جس میں کہ سب سے خراب سیٹیں ہیں، وہ ہمیں دیں جس میں جب ساری خراب سیٹیں ہیں وہ ہمیں دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جبکہ ان کے لئے، ان معصوموں کے لئے یہ نہیں ہے، یہ Reserve سیٹوں پہ آ ہی نہیں سکتے یہ لڑ کے ہی آئیں گے، آپ دونوں پہ آسکتی ہیں آپ کو تو یہاں بھی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! کوئی پارٹی ایسی ہے ہی نہیں جو اپنے مرد کو کہیں کہ آپ یہ سیٹ کسی عورت کے لئے چھوڑ دیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں فنڈز ملیں، ہم اپنے حلقوں میں لگائیں تاکہ وہاں سے ہم جیت کر آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں آپ کی، آپ کی اسمبلیوں میں آج بھی خواتین بیٹھی ہیں جو جنرل سیٹیں جیت کر آئی ہوئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کون کون بیٹھا ہے آپ مجھے بتائیں؟

جناب سپیکر: یہ بلوچستان والی جو ایجوکیشن منسٹر اس کا کیا ہے ان کا ابھی فہمیدہ مرزا وہ ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی وہ آپ کی، وہ آپ کی چونکہ اتحادی ہے اس لئے آپ ان کا نام لے رہے ہیں جناب؟

جناب سپیکر: ہاں یہاں پہ ثمر بلور صاحبہ جو ہیں (قہقہہ) آگے چلتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ثمر بلور صاحب جیتی ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ سر، پہلی قرارداد کا تو جواب دے دینا جو 2% سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کیا ہے میرے پاس ہے ہی نہیں آپ کی قرارداد میں کیا جواب۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! 2% سے جو 4% میں نے کروائی ہے۔

جناب سپیکر: معذور افراد کے لئے ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! وزیر اعلیٰ صاحب نے جو 2% نشتر ہال میں اعلان۔۔۔۔

جناب سپیکر: معذور افراد کی بات کر رہی ہیں ؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہاں جی Disabled کا۔

جناب سپیکر: 2 سے 4%؟

وزیر محنت وثقافت: سپیکر صاحب! یہ جو بات کر رہی ہے نا میرے خیال سے سب سے پہلے چونکہ ہر پارٹی کا اپنا ایک منشور ہوتا ہے، اس پر بی بی۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ تو وزیر اعلیٰ صاحب نے نشتر ہال میں 4% کا اعلان کیا تھا تو میں یہ کہتی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو پھر اس پہ ریزولیوشن لانے کی کیا ضرورت ہے جب وہ Agree کر چکے ہیں تو وہ کر دیں گے نا، ان کو بتا دیں گے نا؟۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے چھ مہینے ہو گئے۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ مہینے میں نہیں یہ سالوں میں چیزیں ہوتی ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب!

وزیر محنت وثقافت: میں یہ عرض کر رہا تھا جناب سپیکر، کہ انہوں نے جو ڈیمانڈ کیا ہے نا یہ اپنی اپنی پارٹیوں میں یہ ڈیمانڈ اٹھانا چاہیئے، اگر یہ اٹھانا ہے؟ کیونکہ یہ جو 1973 کا جو آئین بنا ہے نا، اس آئین کے بعد یہ جو سسٹم بنا ہے تو میرے خیال سے وہ تو پورا ایک پنڈورا بکس کھل جائے گا۔ بہتر ہے کہ آپ کی پارٹی اگر آپ کو اجازت دیتی ہے تو میرے خیال سے شروعات وہاں سے ہو جائے تو اچھا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو شوکت صاحب۔ وقار احمد خان صاحب! اپنی ریزولیوشن موو کریں۔ وقار احمد خان صاحب۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

ہر گاہ کہ Covid-19 ایک عالمگیر وباء ہے اور دنیا کے تمام آزاد ممالک کے حکومتوں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے علاقائی اور اندرونی حالات کے پیش نظر اس وباء سے اپنے شہریوں کو محفوظ بنانے کے لئے مناسب حکمت عملی بنائے۔ جناب سپیکر صاحب، مملکت سعودی عرب ایک عام برادرانہ اسلامی ملک کے علاوہ ان کے ساتھ ہمارا ایک بنیادی دینی تعلق ہے جو کہ حرمین شریفین کی وجہ سے ہے۔ سعودی عرب کا احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے جبکہ دوسری طرف ہمارے زیادہ تر پاکستانی بالخصوص ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کا مملکت سعودی عرب کی معیشت پر بہت بڑا انحصار بھی ہے۔ ہمارے لاکھوں پاکستانی بھائی وہاں پر روزگار کر کے اپنے بچوں اور اہل و عیال کے لئے روزی کماتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، وبائی مرض کی وجہ سے سعودی عرب جانے میں ہماری یا دوسرے پڑوسی ممالک کے مقابلے میں پاکستانیوں کو بہت زیادہ مشکلات ہیں اور وہاں نہیں جاسکتے جبکہ کسی کے ویزے ختم ہو رہے ہیں تو کسی کے اقاموں کی میعاد ختم ہو رہی ہے اور وہ تمام لوگ بہت پریشان ہیں۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ فاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ وزارت خارجہ کے تحت مملکت سعودی عرب کی مجاز حکام کے سامنے ہمارے Overseas پاکستانیوں کے یہ بنیادی مسائل ان کے سامنے رکھیں اور ان کو حل کر کے ان کے پریشانیوں کا ازالہ کیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

وزیر محنت وثقافت: ہماری بھی ریزولیوشن تھی-----

جناب سپیکر: آپ کی ریزولیوشن میرے پاس نہیں ہے۔

وزیر محنت وثقافت: ہمارے Signatures اس ریزولیوشن پر ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں اس ریزولیوشن پہ جو Signatures ہیں، وہ انہوں نے بولے نہیں، بولنا چاہیئے تھا ان پہ بولیں نا وقار خان کس کس کا تھا؟

جناب وقار احمد خان: میں مشکور ہوں سر، جناب اکبر ایوب صاحب کا اور جناب شوکت یوسفزئی صاحب کا اور جناب محب اللہ صاحب کا دونوں ریزولیوشن پہ انہوں نے حکومت نے ساتھ دیا ہے اس میں۔

جناب سپیکر: عائشہ نعیم کا ہے، شوکت یوسفزئی صاحب کا ہے، نگہت اورکزئی صاحبہ کے ہیں، حمیرا خاتون کا ہے۔

جناب سردار خان: سر! میری یہ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن کونسی ہے جی میرے پاس تو نہیں ہے، ڈسکس ہو گئی ہے مہنگائی والی؟ نہیں ہوئی نا جو بھی ریزولیوشن ہے تھرو اسمبلی لائیں فورم سے تاکہ پتہ ہو ایسے تو The sitting is adjourned till 10:00 am Friday 9th April.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 09 اپریل 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)